ماہنامہ احمدیّہ گزٹ کینیڈا

جنوری 2016ء

50 YEARS 1966-2016
Ahmadiyya Muslim Jama'at

سال نو کے لئے بصیرت افروز پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

گزشتہ سال یکم جنوری 2016ء کو خطبہ جمعہ مسجد بیت الفتوح، مورڈن میں فرمایا:

آج نئے سال کا پہلا دن ہے اور یہ جمعۃ المبارک کے بابرکت دن سے شروع ہو رہا ہے۔ حسب روایت نئے سال کے شروع ہونے پر ہم ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں۔ مجھے بھی نئے سال کے مبارک باد کے پیغام احباب جماعت کی طرف سے موصول ہو رہے ہیں۔ آپ بھی ایک دوسرے کو مبارک بادیں دے رہے ہوں گے۔ ... لیکن احمدیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی رات عبادت میں گزاری یا صبح جلدی جاگ کر نفل پڑھ کر نئے سال کے پہلے دن آغاز کیا۔ بہت جگہوں پر باجماعت نماز تہجد بھی پڑھی گئی۔

اس کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ ہم نے سال کے پہلے دن انفرادی یا اجتماعی تہجد پڑھ لی یا صدقہ دے دیا یا نیکی کی کچھ اور باتیں کر لیں اور اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا حق دار بنا دیا۔ بے شک یہ نیکی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہو سکتی ہے لیکن تب جب اس میں استقلال بھی پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ تو مستقل نیکیاں اپنے بندے سے چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا بندہ مستقل اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو۔ نیکیاں بجالانے والا ہو۔ نمازوں اور تہجد کے ساتھ دلوں میں ایک پاک انقلاب پیدا کرنے کی ضرورت ہے تب خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ کسی قسم کی ایسی نیکی جو صرف ایک دن یا دو دن کے لئے ہو وہ نیکی نہیں ہے۔

پس ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ کس قسم کے عمل اور رویے ہمیں اپنانے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائیں۔ ... یہی وہ باتیں ہیں جو صرف سال کے پہلے دن ہی نہیں بلکہ سال کے بارہ مہینوں اور 365 دنوں کو بابرکت کریں گی اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 22 جنوری 2016ء، صفحہ 5-6)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

جنوری 2017ء جلد نمبر 46 شمارہ 1

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصے	4
☆	تقریر جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء: برکات خلافت از مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب	8
☆	عہد بیعت اور عہد کی تاریخ از محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ	13
☆	درثمین میں اردو تلمیحات از مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب	17
☆	کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	21
☆	نقد و نظر: پاکستان کے نامور سائنسدانوں کی ادبی خدمات از مکرم محمد زکریا ورک صاحب	22
☆	جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء: مستورات کے جلسہ گاہ کی چند جھلکیاں از محترمہ فرخ دلدار صاحبہ	24
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	27
☆	تصاویر: شعبہ تصاویر کینیڈا اور بعض دوسرے	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

را

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا o

(سورۃ بنی اسرائیل 81:17)

اورتو کہہ اے میرے رب! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو۔ اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا فرما۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ۔ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا۔ وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا۔

(صحیح بخاری ۔ کتاب الادب، باب قول اللّٰہ اتقواللّٰہ و کونوا مع الصادقین۔
حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 697، صفحہ 658-659)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے۔ اور فسق و فجور جہنم کی طرف اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب لکھا جاتا ہے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا

سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا

’’آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ ....

نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچّے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت کے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبّت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کردے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد 2، صفحہ 305)

سنو اب وقتِ توحیدِ اتم ہے
ستم اب مائلِ ملکِ عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

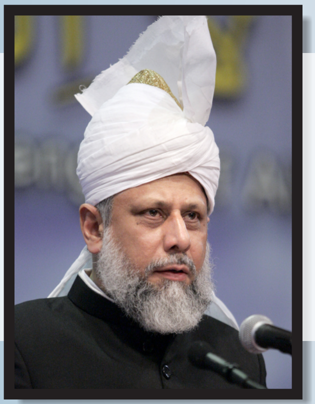

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

خطباتِ جمعہ کے خلاصے

مرتبہ: وکالتِ علیا تحریکِ جدید ربوہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 9 دسمبر 2016ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

مخالفین جن لوگوں کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوں۔ ان کے حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے دل بند کر دیتا ہے اور وہ ہدایت نہیں پاتے اور وہ عبرت کا نشان بنتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ان کے مخالفین بالکل ایسے ہی تھے اور ان میں سے بعض پھر عبرت کا نشان بھی بنے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت کے لئے بہت سے نشانات اور پرانی پیشگوئیاں پیش کیں لیکن ان لوگوں نے پھر بھی آپ کا انکار کیا۔ مثلاً کسوف وخسوف نشان کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ جب تک یہ نشان پورا نہ ہوا تھا اس وقت تک مولوی رو رو کر اس حدیث کو پڑھتے تھے اور جب یہ پورا ہو گیا تو پھر یہ لوگ اپنی بات سے پھر گئے۔

اسی طرح اور بہت سے نشانات قرآن میں بیان ہوئے ہیں مثلاً طاعون کا نشان، نہروں کا بننا، پہاڑوں کا پھاڑا جانا، کتب کی اشاعت وغیرہ۔ غرض بہت سے نشانات ہیں جن کی خبر قرآن کریم میں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جگہ پر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رویا میں دکھایا گیا کہ آپ نظام الدین کے گھر گئے۔ اس سے حضور نے مراد یہ لی کہ نظام الدین کا مطلب ہے کہ دین کا نظام یعنی ایک وقت آئے گا کہ یہ جماعت باقی تمام نظاموں پر غالب ہوگی۔ لیکن فرمایا کہ اس کے لئے دونوں حسنی اور حسینی طریقوں کی ضرورت ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ حضرت حسن علیہ السلام نے امن اور صلح سے کامیابی حاصل کی اور حضرت حسین علیہ السلام نے شہادت سے کامیابی حاصل کی۔ آج ہم یہ دونوں نمونے دیکھ رہے ہیں کہ صلح اور امن کے پیغام کے ساتھ ساتھ ہم جماعت کی خاطر قربانیاں بھی دے رہے ہیں۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خود بھی اپنی تربیت کریں اور اپنے آنے والی نسلوں کو بھی اس کام کے لئے تیار کریں۔ جہاں ترقی ہو وہاں مخالفتیں بھی ہوتی ہیں یہ ترقی کی علامت ہے۔

ربوہ میں حال ہی میں جماعتی دفاتر پر پاکستان کی پولیس کی طرف سے ریڈ کی گئی۔ فرمایا کہ ربوہ سے بہت سے لوگوں نے مجھے لکھا ہے کہ ہم ان سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔ تو جماعت کی خاطر مخالفتوں یا قربانیوں سے گھبرانا نہیں چاہئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایسا ضرور کرنا پڑے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان کے مولوی حقیقی دہشت گرد ہیں۔ اللہ تعالیٰ الجیریا کی حکومت کو بھی عقل دے جو جماعت پر ظلم کر رہی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ کس طرح دعویٰ کے بعد اپنے ہی خاندان میں سے بہت لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کی۔ آپ کو بتایا گیا کہ اس خاندان میں سے تیری نسل ہی آگے چلے گی اور باقی سب کی نسلیں کٹ جائیں گی۔ اب سوائے اُن کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یا تو روحانی یا جسمانی اولاد میں سے تھے، آگے کسی کی اولاد نہیں چلی۔ یہ صداقت کا ایک بڑا نشان ہے۔

اس کے بعد ''تائی آئی''، کا جو الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوا تھا اس کی صداقت کو حضور انور نے تفصیلاً بیان کیا۔ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھاوج تھیں۔ آپ کے زمانہ میں انتہائی مخالف تھیں اور آخر کار انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور یہ نشان پورا ہوا۔

پھر حضور دہلی میں اولیاء کے مزاروں پر دعا بھی کرتے اور فرماتے تھے کہ میں دعا اس لئے کرتا ہوں تا اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں کو ہدایت دے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے کو ماننے والے ہوں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور ان کی جماعت کو دیکھا جائے تو ان کا غلبہ تقریباً 300 سال میں ہوا لیکن جماعت کے حالات اور ترقی کو دیکھ کر لگتا ہے کہ ہمارا غلبہ اس سے بہت کم وقت میں ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستانی مولوی ہوں یا کوئی دنیوی طاقت ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ لوگ جماعت کی ترقی کو روک نہیں سکتے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب نہ صرف تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھیں بلکہ اس مقصد کے لئے بہت دعائیں بھی کرنے والے ہوں اور تعلق باللہ کو بھی بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر حضور انور نے مکرم سوتی ظفر احمد صاحب مبلغ انڈونیشیا کا ذکر فرمایا اور ان کا نماز جنازہ غائب پڑھایا۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 16 دسمبر 2016ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج کل اسلامی دنیا میں ربیع الاول منایا جا رہا ہے جس کی اہمیت یہ ہے کہ اس میں ہمارے آقا و مطاع رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی۔ لیکن مسلمانوں کی حالت پر افسوس ہے کہ رحمۃ العالمین کی پیدائش کو مناتے ہوئے بھی ان کے دل آپس میں پھٹے ہوئے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ حقیقی مومنوں کے متعلق فرماتا ہے کہ رحماء بینھم لیکن اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ اور رسول کے نام پر مسلمان ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں اور عورتوں اور بچوں کو بے گھر کیا جا رہا ہے۔ لیکن جماعت کی مخالفت میں یہ لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب مسلمانوں کی حالت نہایت بد ہوگی اور ان کے علماء بدترین مخلوق قرار پائیں گے اُس وقت مسیح موعود کا نزول ہوگا جو اسلام کی حقیقی تعلیم لوگوں کے سامنے بیان کرے گا۔ اور اسی بات سے یہ علماء انکاری ہیں اور عام مسلمانوں کو بھی غلط باتیں پھیلا کر فساد کرتے اور گمراہ کرتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) احمدی رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ صریح جھوٹ ہے۔

خاتم النبیین کی تعریف ہم وہ کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے کی ہے اور وہ یہ کہ امت محمدیہ سے نکل کر کوئی نبی نہیں آسکتا اور ہم مسیح موعود کو نبی، رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں مانتے ہیں۔ اور جو نبی کریم ﷺ کے خاتم النبیین نہ مانے وہ فاسق و فاجر ہے اور احمدیت سے خارج ہے۔

حکومت پاکستان کو بڑا فخر ہے کہ انہوں نے ہمیں 'غیر مسلم' کہلا کر مسئلہ ختم نبوت حل کر دیا۔ عامۃ المسلمین کو یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا یہ زمانہ ایک مصلح کو نہیں چاہتا جو مسلمانوں میں پھر اتحاد پیدا کرے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے لیکن یہ مولوی ہرگز نہیں مانیں گے کیونکہ ان کی روزی روٹی کا انحصار اسی کاروبار پر ہے۔

حال ہے میں دوالمیال میں ہماری مسجد پر ایک گروہ نے حملہ کیا۔ ہم نے قانون سے نہیں لڑنا اور نہ ہم لڑتے ہیں۔ نقصان تو انہوں نے ضرور کیا ہے لیکن جہاں تک ہمارے ایمان کا تعلق ہے اس پر ہم اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نعرہ سے ہم کبھی نہیں ہٹیں گے۔ ان لوگوں کا کام تو گالی گلوچ اور فساد کرنا ہے لیکن اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام اب ہمارا ہے اور اس کو ہم جاری رکھیں گے، یہ لوگ تو رسمی طور پر میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں مگر اس کا حقیقی ادراک تو احمدیوں کو ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت میں بہت پہلے جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا آغاز کیا اور پورے ہندوستان میں یہ جلسے منعقد ہوئے۔ جو آج بھی باقاعدہ جاری ہیں، جس میں احمدیوں اور غیر احمدی شرفا کو رسول اللہ ﷺ کی حقیقی سیرت کا بتایا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں ہر ملک میں جماعت احمدیہ یہ جلسے منعقد کر رہی ہے۔ یہ کوشش اس لئے کہ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ مخالفین کو بھی مقام محمد ﷺ کا پتہ چلے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ ہم پر بہتان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ جس درجہ پر ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیا یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی یہ لوگ نہیں سمجھتے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ تمام کمالات رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو گئے اور کمال تک پہنچے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر وہ کتاب نازل کی جو خاتم الکتب ہے۔ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کر سکتا اور خدا تعالیٰ سے انعامات حاصل نہیں کر سکتا جب تک رسول اللہ ﷺ سے محبت اور آپؐ کی اطاعت نہ کرے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔

حضور انور نے فرمایا کہ دشمن جو چاہے کہے ہمارے دلوں میں رسول اللہ کی محبت ہے اور آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کا ادراک ہے۔ اللہ کرے کہ ہر حملہ کے بعد ہم رسول للہ ﷺ کی محبت میں بڑھنے والے ہوں اور ہم مزید درود پڑھنے والے ہوں تاکہ دنیا کو ہدایت کا راستہ ملے۔ اور درود اس غرض سے پڑھنا چاہئے تاکہ خداوند کریم اپنے نبی کریم ﷺ کی تمام برکات نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سر چشمہ ہدایت کا بنا دے۔

نیا سال مبارک ہو

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نیا سال 2017ء تمام احمدیوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں احمدیت ہمیشہ کی طرح ترقیات کی منازل طے کرتی رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ نیز انفرادی اور اجتماعی کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتا رہے۔

تمام قارئین کرام کو ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کی طرف سے نیا سال بہت بہت مبارک ہو۔

کل عام انتم بخیر

نیا سال 2017ء مبارک

مکرم پروفیسر سعید احمد کوکبؔ صاحب

نیا سال خوشیوں کے پیغام لائے
امن ، آشتی کے رہیں ہم پہ سائے
خدا کا ہو سایہ سروں پہ ہمارے
ہو نظر کرم بھی گھروں پہ ہمارے
نصرت خدا کی ہو پہلے سے بڑھ کر
رحمت خدا کی ہو پہلے سے بڑھ کر
بڑھتی رہے یونہی سطوت ہماری
بڑھتی رہے یونہی ہمت ہماری
قدم اپنے پہلے سے بھی تیز تر ہوں
زمیں پہ بھی پھیلے ہوئے سربسر ہوں
خدایا ہمیں عزم و ہمت عطا کر
روحانی ترقی ۔ رضا بھی عطا کر
یونہی جاری رکھیں گے اپنی منادی
کہ آیا امام الزماں اور ہادی
گرائیں گے نفرت کی دیوار ہر جا
کریں گے مروت کا پرچار ہر جا
حسیں چہرہ اسلام کا ہم دکھائیں
زمانے کو جاکے قرآں سنائیں
مساجد بنائیں گے پہلے سے بڑھ کر
محبت بڑھائیں گے پہلے سے بڑھ کر
گونجیں گی ان سے بلالی اذانیں
حقیقت یہی ۔ لوگ مانیں نہ مانیں
خلافت سروں پہ رہے یوں سلامت
خدایا خلافت رہے تاقیامت
چمکتا رہے آفتاب حقیقت
دمکتا رہے ماہتاب طریقت

1۔ آنحضرت ﷺ
2 ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خلاصہ خطبہ جمعہ

ہر احمدی اور خاص طور پر عہدیدار جائزہ لیں کہ کیا وہ اپنی امانتوں کے حق ادا کرتے ہوئے انصاف اور عدل کے اعلیٰ معیار پر فیصلہ کرنے والے ہیں

دنیا کو عدل کی تعلیم سکھانے کے ساتھ خود بھی اعلیٰ نمونے قائم کرنے ہوں گے

مکرم عدنان محمد صاحب آف حلب، مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ قادیان اور مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور کا ذکرِ خیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2016ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آغاز میں سورۃ المائدہ آیت 9 کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا اس کے بعد حضور انور نے فرمایا ہم دنیا کو کہتے ہیں دنیا کے مسائل کا حل قرآنی تعلیم میں ہے۔ کینیڈا میں دنیا کے مسائل کے حل کے بارہ میں ایک صحافی کے سوال کا ذکر کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا: مَیں نے جواب دیا کہ تم دنیا والے اور طاقتیں اپنے زعم میں دنیا میں امن قائم کرنے اور شدت پسندی کو روکنے کے لئے تمام کوششیں کر بیٹھے ہو لیکن مسائل وہیں کے وہیں ہیں۔ صرف ایک کوشش ابھی نہیں ہوئی اور وہ قرآنی تعلیم کی روشنی میں اس کا حل ہے۔ اس پر خاموش ہو جاتے ہیں۔ مسلم ممالک نے بھی حقیقی تعلیم پر عمل نہیں کیا جس کے نتیجہ میں سب سے زیادہ فساد کی لپیٹ میں وہی ہیں۔ یہ سب سے بڑا المیہ ہے۔ مجھے کسی صحافی نے براہ راست نہیں کہا کہ ان احکامات کی کوئی عملی حقیقت ہے تو یہ ممالک پہلے اپنی اصلاح کریں۔ لیکن ان کے ذہنوں میں یہ سوال اُٹھ سکتے ہیں اس لئے مَیں عموماً غیروں کے سامنے تقریروں میں مسلمانوں کی حالت کا ذکر کر کے پھر ان طاقتوں کو ان کا چہرہ دکھاتا ہوں اور یہ بتاتا ہوں کہ ان کا اس پر عمل نہ کرنا بھی دین کی اور آنحضرت ﷺ کی سچائی کی دلیل ہے۔ کیوں کہ پیشگوئیوں میں اس کا ذکر ہے۔ فرمایا: اس لئے ایک احمدی کو ان حالات میں پریشان ہونے کی بجائے ایک لحاظ سے خوشی کا مقام ہے کہ ہم پیشگوئی کے دوسرے حصہ کو پورا کرنے والوں میں شامل ہیں۔

فرمایا: یہ آیت مَیں اپنے بہت سے خطابات میں بیان کر چکا ہوں کہ دین عدل اور انصاف کے جو معیار قائم کرتا ہے وہ اس آیت میں درج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو بڑھانے کے لئے ہمیں قرآنی احکام کی مثالیں اپنے عمل سے دکھانے کی ضرورت ہے۔ اس وقت جماعتی اور معاشرتی سطح پر یہ نمونے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا ہم سے پوچھ سکتی ہے کہ کیا تم انصاف اور ایمانداری کے اس معیار پر اپنے معاملات طے کرتے ہو۔ حضور انور نے قسط اور عدل کے الفاظ کی تشریح بیان کر کے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کو یہ دیکھنے کی ضرورت کہ کیا ہم یہ باتیں سامنے رکھ کر اپنے معاملات طے کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مقدمہ میں اپنے خاندان کے خلاف گواہی دی۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس پیش کر کے فرمایا: آپؑ اپنی جماعت کے افراد سے توقع رکھتے ہیں کہ ان کے معیار بہت بلند ہوں اور قرآنی تعلیم کے مطابق ہوں۔ اگر فیصلہ کرنے کا اختیار ملے تو ہر رشتہ سے بالا ہو کر فیصلہ ہو۔ کسی کو بھی اس سے نقصان پہنچ رہا ہو لیکن انصاف کے اعلیٰ معیار بہر حال قائم ہونے چاہئیں۔ جب یہ نمونے آپس میں قائم کریں گے تو دنیا کو بھی کہہ سکیں گے کہ آج ہم ہیں جو اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے دشمن سے بھی انصاف کا حوصلہ رکھتے ہیں اور کرتے ہیں۔ یہ نمونے ہم اس لئے قائم کر رہے ہیں کیوں کہ آئندہ دنیا کی راہنمائی ہم نے کرنی ہے۔ اگر یہ نمونے نہیں تو ہم اپنے عہدوں سے خیانت کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔ ہر احمدی کو اور خاص طور پر عہدیداروں کو یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ان کا ہر فیصلہ انصاف کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو۔ بعض عہدیداروں سے متعلق شکایات کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: کسی نہ کسی کے حق میں فیصلہ ہونا ہے لیکن دونوں فریقین کو یہ تسلی ہونی چاہئے کہ ہماری بات سنی گئی ہے اور سننے کے بعد فیصلہ کرنے والے نے اپنی عقل کے مطابق نتیجہ اخذ کیا ہے۔ حضور انور نے پبلک ڈیلنگ (Public Dealing) سے تعلق رکھنے والے شعبہ جات کو ہدایت فرمائی کہ فیصلہ کرتے وقت اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ غور اور تدبر اور ہر چیز کی باریکی کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کریں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق دے۔ ہر افسر کو اس بات کی نگرانی کرنی چاہئے کہ ان کے ساتھ کام کرنے والا ہر کارکن انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنا کام کر رہا ہے یا نہیں۔ پس خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کرنا چاہئے۔ ہمارا ہر عہدیدار خاص طور پر اور احمدی عموماً رول ماڈل ہو۔ دنیا یہ کہے کہ اگر احمدی نے گواہی دی ہے تو اس کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ آنحضرت ﷺ نے حقیقی مومن کی نشانی بیان فرمائی کہ کسی شخص کے دل میں ایمان اور کفر اور صدق اور کذب جمع نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی امانت اور خیانت اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ توفیق دے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے والے بنیں۔

یہ خوبصورت تعلیم نسلوں میں بھی جاری رہے اور تا کہ جب وقت آئے تو ہم حقیقی انصاف قائم کر کے دکھانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر پر حضور انور نے حلب، شام کے راہِ مولا میں شہید ہونے والے مکرم عدنان محمد کردیہ صاحب، مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منظور احمد چیمہ صاحب درویش قادیان اور مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 29 نومبر 2016ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ

صرف آغاز میں نہیں بلکہ سال کے 12 مہینے اور 365 دن دلوں میں پاک انقلاب پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

وہی نیکی خدا کے فضل کو جذب کرتی ہے جس پر استقلال اور دوام ہو

موت کو یاد کر کے، غفلت کو چھوڑ کر اور استغفار کرتے ہوئے تقویٰ کی راہوں پر قدم ماریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے سال کے آغاز پر قرآن کریم اور اُسوہ رسول ﷺ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں زندگی گزارنے کے طریق اور انداز بیان فرمائے اور فرمایا کہ تمام احمدیوں کا سب سے بڑا مقصد خدا کی رضا کو حاصل کرنا ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج نئے سال کا پہلا دن ہے اور جمعۃ المبارک کا روز ہے۔ نئے سال کی مبارکباد کے پیغام آرہے ہیں۔ احمدیوں نے عبادتوں سے اس سال کا آغاز کیا ہوگا۔ لیکن یاد رکھیں کہ خدا کی نظر میں حقیقی مومن وہی ہے جو ایک دن عبادت میں نہیں گزارتا بلکہ استقلال اور مسلسل عبادت سے دلوں میں نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے مستقل مزاجی اور تسلسل کے ساتھ کوشش کرتے رہنا ہے۔ ایک دن کی نیکی یا عبادت یا تہجد کافی نہیں بلکہ ان اعمال کو سال کے بارہ مہینے اور 365 دن پورے عزم سے بجا لانا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسان کو خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہئے۔ اس کا جینا مرنا خدا کے لئے ہونا چاہئے۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ صرف نام کا ایمان نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور محبت کا دعویٰ سرسری نہ ہو۔ اگر عمل نہ ہو، صرف چھلکا کسی کام کا نہیں ہے۔ ایک شخص نے اپنے بچے کا نام خالد (یعنی لمبی عمر پانے والا) رکھا، مگر رات وہ قبر میں تھا۔ نام سے کچھ نہیں ہوتا۔ جس میں مغز نہ ہو وہ ردّی کی طرح پھینک دیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ ایسے اعمال اپنانے چاہئیں جس سے خدا کی رضا حاصل ہو۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ایسی جماعت کا قیام چاہتے تھے جو دین کے کاموں کو ترجیح دیں۔ خدا کی رضا کو ہر چیز پر مقدّم رکھیں۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت نصائح فرمائی ہیں۔ آج اُن کو جماعت کے سامنے رکھتے ہوئے پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ دنیا کی حرص میں نہ پڑیں اس سے پیاس مزید بڑھتی ہے۔ جو دنیا میں غلطاں و پیچاں رہتا ہے اس کو کچھ نہیں ملتا۔ جو دنیا کا دیوانہ ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے دُور ہو جاتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کو پیش نظر رکھ کر اپنی زندگیوں کو گزاریں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات وارشادات سے بعض تعلیمات پیش فرمائیں۔ جن پر عمل کر کے انسان اپنے مقصد پیدائش کو حاصل کر سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دینی تعلیمات کی سچی متابعت کرنی چاہئے اور شیطان سے دُور رہنا چاہئے۔

فرمایا دنیا کی حسنات وہی ہیں جن سے دین کی حسنات ملیں کسی کو دکھ، آزار پہنچا کر یا ناجائز طریق سے حاصل کی ہوئی دنیا دین کی حسنہ نہیں بن سکتی اس لئے دنیا کے کمانے کے اس طریق کو چھوڑ دیں جو برائی کی راہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا دنیا میں طاعون، زلزلے اور آفتیں خدا کی ناراضگی کی وجہ سے آتی ہیں۔ انعام یافتہ گروہ میں شامل ہونے کے لئے پاک تبدیلی نفس کے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ پاک تبدیلی کے لئے تقویٰ کی راہ اختیار کریں۔ یعنی کامل طور پر خدا کی طرف جھکیں کچھ شیطان کی طرف اور کچھ خدا کی طرف جھکنا خدا کو پسند نہیں۔ خدا کو شرک پسند نہیں۔

دوسرا پاک تبدیلی کے لئے ہمیشہ موت کو یاد رکھیں۔ نہ جانے کب موت آئے گی اس لئے ہمیشہ تقویٰ کی راہ پر قدم ماریں۔

تیسرا طریق فرمایا غفلت کو چھوڑ دیں۔ پھر فرمایا کہ استغفار کرتے رہیں۔ اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں اور گناہوں پر شرمندگی اختیار کرتے ہوئے نفس مطمئنہ کے حصول کی کوشش کریں۔

پھر ایک اور طریق یہ فرمایا کہ تکلیف یا مصیبت میں صبر کریں اور خدا کی طرف جھکیں اور تسلسل سے نیکیوں پر قدم ماریں تا کہ خدا کی رحمت کا سایہ آپ پر ہو۔

پھر فرمایا کہ پاک تبدیلی کے لئے تکبر، عجب اور خود پسندی کو چھوڑ دیں۔ پھر غصہ نہ کریں کیوں کہ غصہ بھی خود پسندی سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہ ایثار ہو کہ دوسروں کے نفس کو اپنے نفس پر ترجیح دیں۔ ان کے لئے ہمدردی اور محبت کا جذبہ پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ماں باپ بچوں کو صرف دنیاوی علم کی طرف توجہ نہ دلائیں بلکہ ان کے دینی علم کی بھی فکر کریں۔ عہدیدار بھی لوگوں کو نصیحت کریں۔ لیکن دوسروں کو نصیحت کرتے ہوئے اپنے اندر بھی تبدیلی پیدا کریں۔ ان باتوں کی نصیحت نہ کریں جن پر خود عمل پیرا نہیں ہوتے بلکہ خود نمونہ بنیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قبولیت دعا کے لئے بھی تقویٰ کی شرط ہے۔ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کے لئے استجابت کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔5 جنوری 2016ء)

تقریر بر موقع جلسہ سالانہ کینیڈا 2016

برکاتِ خلافت

مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز ہفتہ مورخہ 8 اکتوبر 2016ء پہلے اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کی تھی۔ آپ نے 'برکات خلافت' کے موضوع پر انٹرنیشنل سینٹر میں نہایت عالمانہ خطاب فرمایا اور حضور انور کی قوتِ قدسیہ کے چشم دید ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جو افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

آج اس مجلس میں برکاتِ خلافت کے عنوان پر اپنی گزارشات پیش کروں گا۔

لیکن اس سے قبل خلافت کے مقام اور منصب کے حوالہ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام خلافت کا مقام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛

''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔۔۔

انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود سے جو تمام دنیا کو وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔ تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔''

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6 صفحہ 353)

پس جو برکاتِ خلافت ہیں۔ وہ حقیقت میں برکاتِ رسالت ہیں۔ اور برکاتِ نبوت ہیں اور وہی برکات ہیں جو انبیاء اور رسولوں کے ذریعہ ملتی ہیں۔

ان برکات سے ہر کوئی فیض پاتا ہے۔ اپنے بھی فیض پاتے ہیں اور بیگانے بھی فیض پاتے ہیں۔ جو خلیفۃ المسیح کی محبت، وفا، تعلق اور اطاعت میں جس حد تک آگے بڑھتا ہے اتنا ہی زیادہ فیض پاتا ہے۔

یہاں پر میں چند واقعات پیش کروں گا کہ کس طرح خلیفۃ المسیح کے مبارک اور بابرکت وجود سے برکات کے انوار پھوٹتے ہیں اور دیکھنے والے اس کی گواہی بھی دیتے ہیں۔

جلسہ سالانہ جرمنی 2014 میں بلغاریہ کے ایک مخلص نو احمدی دوست Etem صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ شامل ہوئے۔ موصوف نے چند سال قبل عیسائیت سے اسلام قبول کیا تھا۔ لیکن ان کی بیوی نے بیعت نہیں کی تھی۔

ان کی اہلیہ کا کہنا تھا کہ میری تین بیٹیاں ہیں۔ اگر مجھے بیٹا مل جائے تو میں بھی احمدی ہو جاؤں گی۔ موصوفہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اگلے سال جب وہ دوبارہ جلسہ میں آئیں تو سات ماہ کی حاملہ تھیں۔ ملاقات کے دوران انہوں نے بچے کے لئے نام رکھنے کی درخواست کی تو حضورِ انور نے صرف لڑکے کا نام 'جاہد' تجویز فرمایا۔

جلسہ سے واپس جا کر موصوفہ نے مبلغ سے کہا کہ ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ لڑکی ہے اس لئے حضور انور کی خدمت میں دوبارہ درخواست کریں کہ لڑکی کا نام تجویز فرمائیں۔

اس پر مبلغ نے کہا کہ آپ نے تو کہا تھا کہ اگر بیٹا ہوا تو احمدی ہو جاؤں گی۔ اور حضورِ انور نے بھی صرف بیٹے کا نام تجویز فرمایا ہے۔ اس لئے انشاء اللہ بیٹا ہی ہوگا۔ ڈاکٹر جو چاہیں کہیں، ان کی مشینیں جو چاہیں ظاہر کریں لیکن اب آپ کا بیٹا ہی ہوگا کیونکہ خلیفۃ المسیح نے بیٹے کا نام رکھا ہے۔ یہ سن کر کہنے لگیں کہ میں تو پہلے ہی احمدی ہو چکی ہوں۔

چنانچہ جب بچہ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹے سے ہی نوازا۔ وہ جلسہ کے موقع پر اس بیٹے کو ساتھ لے کر آئی تھیں اور لوگوں کو بتا رہی تھیں کہ دیکھو! یہ خلیفہ وقت کی دعاؤں کی قبولیت کا نشان ہے۔

خلیفۃ المسیح کا مبارک اور بابرکت وجود ایسا ہے کہ جو شخص بھی ایک دفعہ حضور انور سے مل لیتا ہے۔ حضور انور کے قرب میں چند لمحات گزار لیتا ہے۔ اس کی کایا پلٹ جاتی ہے اور وہ اپنے دامن میں برکتیں سمیٹتے ہوئے واپس لوٹتا ہے۔

گزشتہ سال جلسہ سالانہ یوکے پر ملک Congo سے ایک جسٹس (جج) آئے تھے۔ حضور انور سے ملاقات کے بعد واپس جا کر انہوں نے لکھا:

''میں اب پہلے والا شخص نہیں رہا۔ میں اب بدل چکا ہوں۔ واپس جا کر میں اپنے کام اور پیشے میں واضح برکات دیکھ رہا ہوں۔ میں برملا اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ انسانیت کے لئے خدا تعالیٰ کا ایک انعام ہے۔ جس کی فتح بہت واضح اور صاف نظر آ رہی ہے۔''

ایک مہمان آدمو سعید و صاحب نے حضور انور سے ملاقات کے بعد اظہار کیا کہ جلسہ میں شامل ہو کر اور خلیفۃ المسیح سے ملاقات کر کے میرے جذبات کی کایا پلٹ گئی ہے۔ جس جماعت کو میں سنجیدہ نہیں لیتا تھا۔ اسی جماعت نے میری زندگی کے بہترین دن مجھے دکھا دیئے۔

مراکش کے ایک مہمان عبداللہ کلنامی صاحب نے اس طرح اظہار کیا۔

''خلیفۃ المسیح کو دیکھا۔خلیفۃ المسیح کی تقاریر سنیں تو ایسا لگا جیسے میں روحانی طور پر پرواز کر رہا ہوں۔جیسے میں دوبارہ پیدا ہوا ہوں۔ جیسے مجھے دنیا سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس کیفیت کو بیان کرنا میرے لئے مشکل ہے۔''

ایک غیر از جماعت مہمان محمد لیاوی صاحب کہنے لگے کہ

''جب میں نے خلیفۃ المسیح کو دیکھا۔ خلیفۃ المسیح کا چہرہ دیکھا۔نور ہی نور تھا۔تو میں نے اسی وقت بیعت کا فیصلہ کر لیا۔''

☆ ملک گیمبیا سے ایک غیر احمدی دوست سام بابا ہ صاحب نے جب ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطاب سنا تو حضور انور کا خطاب سن کر کہنے لگے۔

''اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے۔اس وقت دنیا میں اس شخص سے زیادہ بہادر انسان میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔اس شخص نے ہمیں بدل کر رکھ دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے خاندان کے 14 افراد سمیت بیعت کر لی۔''

☆ نائجیریا میں ایک خاتون جو NASFAT WOMEN سوسائٹی کی ممبر ہیں، جماعتی نمائش میں آئیں۔اور کہنے لگیں۔

''مجھے جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی آنکھوں میں اسلام کی سچائی کا نور نظر آتا ہے۔سچا اسلام جو نبی کریم ﷺ نے پیش کیا وہ مجھے یہاں نظر آیا ہے۔''

بارش کے رکنے کا واقعہ

بارش کے رکنے کا واقعہ سناتا ہوں۔حضور انور نے ایک نظر آسمان کی طرف اٹھائی تو بارش رک گئی۔

☆2004ء افریقہ کے دورہ کے دوران جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نائیجیریا سے بینن پہنچے اور مشن ہاؤس میں آمد ہوئی تو عصر کا وقت تھا۔شدید موسلا دار بارش ہو رہی تھی۔نماز کے لئے صحن میں مارکی لگائی گئی تھی جو چاروں طرف سے کھلی تھی اور بارش کیوجہ سے وہاں نماز پڑھنا محال تھا۔ بلکہ کھڑا ہونا بھی مشکل تھا۔

حضور باہر تشریف لائے اور نماز کے بارہ میں دریافت فرمایا۔امیر صاحب نے عرض کیا کہ اس وقت تو شدید بارش ہے اور نماز کے لئے باہر مارکی لگائی ہوئی ہے لیکن بارش کی وجہ سے مشکل ہو رہی ہے۔

حضور انور نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا دس منٹ بعد نماز پڑھیں گے۔اس کے بعد حضور انور اندر تشریف لے گئے۔ ابھی دو تین منٹ ہی گزرے تھے کہ یک دم بارش تھم گئی۔ آسمان صاف ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دھوپ نکل آئی اور اسی مارکی کے نیچے نماز کا انتظام ہو گیا۔ مقامی احباب اس نشان پر بہت حیران ہوئے کہ یہاں بارش شروع ہو جائے تو کئی کئی گھنٹے جاری رہتی ہے۔حضور انور نے دس منٹ فرمایا تو یہ تین منٹ میں ہی ختم ہو گئی اور نہ صرف ختم ہوئی بلکہ بادل بھی غائب ہو گئے۔

پھر خلیفۃ المسیح کے مبارک اور بابرکت وجود سے برکتیں اس طرح ظاہر ہوتی ہیں کہ ہماری تکالیف، آپ کی تکالیف بن جاتی ہیں۔ہماری خاطر وہ ساری ساری رات خدا کے حضور تڑپتا ہے۔ ہم سوئے ہوتے ہیں اور وہ خدا کے حضور ہمارے لئے گریہ وزاری کرتا ہے، دعائیں کرتا ہے۔

سال 2008ء میں غانا کا واقعہ

سال 2008ء میں غانا کا واقعہ ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز غانا تشریف لے گئے تھے۔خلافت جوبلی کا جلسہ تھا۔ جلسہ کے پہلے یا دوسرے دن شام کے وقت کچھ دیر کے لئے بڑی تیز ہوا چلی ایک خیمے کا ایک راڈ ہمارے ایک مبلغ کی بیٹی کے چہرہ اور سر پر گرا اور وہ کافی زخمی ہو گئی۔فوراً ہسپتال لے جایا گیا۔

اگلے روز شام کو ان کی فیملی کی ملاقات تھی۔جب وہ ملاقات کے لئے آئی تو اس کے چہرہ اور سر پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ملاقات کے لئے اس کے والد اس کو ہسپتال کے بستر سے اٹھا لائے تھے۔

حضور انور نے اس بچی کا حال دریافت فرمایا اور فرمایا کہ میں ساری رات تمہارے لئے دعا کرتا رہا ہوں۔

2004ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب افریقہ کے سفر کے دوران جب بورکینا فاسو تشریف لے گئے تو ایک روز ڈوری شہر سے واپس ملک کے دار الحکومت واغا ڈوگو آتے ہوئے قافلے کی ایک گاڑی کو شدید حادثہ پیش آیا۔سڑک کچی تھی اور گرد مٹی اتنی زیادہ تھی کہ بمشکل آگے پیچھے چلنے والی گاڑیاں نظر آتی تھیں۔سڑک کے دائیں طرف ایک کھائی تھی ایک گاڑی قلابازیاں کھاتی ہوئی کھائی میں گر گئی اور الٹ گئی اس میں ہمارے دو سیکیورٹی کے افراد اور تین وہاں کے مبلغین تھے۔سارا قافلہ رک گیا۔ بظاہر اس خوفناک حادثہ سے کسی کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ جونہی حضور انور نے دیکھا کہ گاڑی الٹ گئی ہے تو فوراً گاڑی میں بیٹھے ہوئے دو نفل ادا کئے۔

اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اور پھر اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے اور سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر فرمایا کہ اندر موجود لوگوں کو باہر نکالا جائے۔ چنانچہ گاڑی کی کھڑکی سے باری باری سب کو باہر نکالا گیا۔اللہ کے فضل سے کسی ایک کو بھی خراش تک نہیں آئی تھی اور سب ٹھیک ٹھاک تھے۔یہ یقیناً اس دعا کی برکت تھی جو حضور انور نے اپنے رب کے حضور کی تھی۔ اس جگہ سے ایک ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک گاؤں تھا جب گاؤں والوں نے اتنی گاڑیوں اور لوگوں کو سڑک کے کنارے کھڑے دیکھا تو سارا گاؤں وہاں امڈ آیا۔ان میں جوان بھی تھے بوڑھے بھی تھے خواتین بھی تھیں بچے اور بچیاں بھی تھیں ان میں سے ہر چھوٹا بڑا خلیفۃ المسیح کی شفقتوں سے فیض یاب ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کھلے ہاتھوں ہر ایک کو ٹافیاں تقسیم کیں۔سینکڑوں لوگ تھے لیکن ایک بھی محروم نہ رہا۔

خلافت کی برکات سے بچے بھی محروم نہیں رہے

جلسہ سالانہ کے دوران ایک روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب نماز مغرب وعشاء پڑھا کر واپس اپنی رہائش گاہ تشریف لائے اور مین گیٹ سے اندر آنے کے بعد جب لاؤنج کے دروازہ سے گھر میں داخل ہونے لگے تو اچانک حضور کی نظر سامنے کی دیوار پر پڑی جو دس بارہ میٹر کے فاصلہ پر تھی۔کہ چند افریقن بچے دیوار کے اوپر سے حضور انور کو دیکھ رہے تھے۔حضور انور اسی وقت واپس آئے اور باہر کی دیوار کے پاس چلے گئے اور ان سب بچوں کو پیار کیا۔ان کے سروں پر اپنا ہاتھ رکھا اور انہیں چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

افریقہ کے مختلف ممالک میں ہم نے یہ نظارہ بھی دیکھا ہے کہ مختلف راستوں پر چلتے ہوئے جب حضور انور بچوں کو پیار کرتے اور انکے سروں پر ہاتھ رکھتے اور بچوں کو اپنے ساتھ لگاتے تو مائیں ان بچوں کو اس جگہ سے چومنا شروع کر دیتیں جہاں حضور انور کا ہاتھ لگا ہوتا۔اور فرط جذبات سے روتی جاتیں۔

نائیجیریا میں ایک آنکھوں دیکھا واقعہ ہے کہ حضور انور نماز ظہر و عصر پڑھا کر واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف آ رہے تھے راستے کے دونوں اطراف مرد و خواتین کا ہجوم تھا۔ ایک خاتون اپنے بچہ کو اٹھائے ہوئے انتہائی بے قراری سے کبھی ادھر بھاگتی اور کبھی ادھر بھاگتی کہ کہیں کوئی تھوڑی سی جگہ مل جائے کہ وہ بچے کو آگے کر سکے تا کہ حضور انور گزرتے ہوئے اس کے بچے کو پیار کر سکیں۔ آخر وہ ایک جگہ کھڑی ہو گئی اور بچے کو اٹھا کر آگے کر دیا۔ جب حضور انور پاس سے گزرے تو بچے کے سر پر ہاتھ رکھا اور بچہ کو پیار کیا۔اس کے بعد ہم نے یہ نظارہ دیکھا کہ بچے کے جس رخسار پر حضور انور کا ہاتھ

لگا تھا اس ماں نے روتے ہوئے بچے کا وہ رخسار اپنے منہ میں ڈال لیا اور اسے کافی دیر تک چومتی رہی اور مسلسل روتی رہی۔

ایک شام بورکینا فاسو اور آئیوری کوسٹ سے آنے والے 4 ہزار سے زائد احباب کی پیارے آقا سے ملاقات تھی یہ لوگ شرفِ مصافحہ حاصل کرنے کے بعد اپنے ہاتھ اپنے چہروں پر اور اپنے سینوں پر پھیرتے اور روتے جاتے اور کہتے جاتے کہ آج ہمارے سینے برکتوں سے بھر گئے ہیں۔ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہم نے اپنے آقا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ایک صاحب کہنے لگے کہ نور ہی نور ہے بورکینا فاسو سے آنے والے ایک صاحب نے حضور انور سے مصافحہ کرنے کے بعد اپنے ہاتھ پر کپڑا باندھ لیا تا کہ خلیفہ کے وجود سے جو برکت ملی ہے وہ دور نہ ہو جائے۔

☆ خلیفہ وقت کا وجود وہ مبارک وجود ہے کہ جہاں قدم رکھتے ہیں فضا برکتوں سے بھر جاتی ہے۔ جس کسی پر نظر ڈالتے ہیں وہ سونا بن جاتی ہے اور جن پر محبت اور پیار کی نظر ڈالتے ہیں ان کی دین و دنیا سنور جاتی ہے اور جن غلاموں کی اپنے آقا کے پُرنور چہرہ پر نظر پڑتی ہے وہ بھی اپنی مراد پا لیتے ہیں۔

غانا کا ہی واقعہ ہے کہ ایک خاتون نے لکھا کہ میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی۔ میں جلسہ سالانہ غانا میں یہ نیت لے کر آئی تھی کہ جونہی خلیفۃ المسیح کے چہرہ پر میری نظر پڑے گی تو میں اس مبارک وجود کے صدقے خدا تعالیٰ سے دعا کروں گی۔

چنانچہ ایک دن شام جب حضور انور نمازیں پڑھا کر واپس اپنی رہائش گاہ جا رہے تھے تو راستہ کے دونوں اطراف جو ہزاروں مرد و خواتین کا ہجوم تھا ان میں میں بھی موجود تھی۔ جب حضورِ انور قریب سے گزرے تو میں نے حضورِ انور کو دیکھا۔ اپنے آقا کے چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو اپنے رب سے اپنی مراد مانگی۔ اب میں حمل سے ہوں۔ بعد میں لکھا کہ خدا نے بیٹے سے نوازا۔

☆ جب حضور انور سنگا پور تشریف لے گئے تو ہمسایہ ملک انڈونیشیا سے ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب آئے تھے بعض لوگ تین تین دن کا سفر کر کے دور دراز کے جزیروں سے پہنچے تھے۔ محض اس لئے کہ خلیفہ وقت کے قرب میں چند گھڑیاں نصیب ہو جائیں۔ بعض لوگوں نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ زندگی میں ایک خواہش تھی کہ مرنے سے پہلے خلیفہ کا چہرہ دیکھ لیں۔ سو یہ خواہش پوری ہوگئی۔ اب کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔

☆ ملک الجزائر سے تعلق رکھنے والی ایک نو احمدی خاتون نادیہ کاظمی صاحبہ نے حضور انور سے ملاقات میں اپنی والدہ کی کینسر کی بیماری کے لئے دعا کی درخواست کی جس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ صحت دے گا اور فضل کرے گا۔ اور ساتھ ہی حضور انور نے ان کی والدہ کے لئے ایک الیس اللہ والی انگوٹھی بھی دی جو ان کی والدہ نے پہن لی۔

کچھ عرصہ بعد جب ان کی والدہ چیک اپ کے لئے گئیں تو ڈاکٹر نے بتایا کہ ان کو اب کسی قسم کے ٹیسٹ یا کیموتھراپی کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کی صحت اب کینسر ہونے سے پہلے کی صحت سے بھی زیادہ اچھی اور بہتر ہے۔

خلیفۃ المسیح کی دعا کی قبولیت کے اس نشان نے ان کے سارے خاندان کے دلوں کو بدل دیا اور اس نشان کو دیکھ کر 36 افراد پر مشتمل سارا خاندان بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوگیا۔

☆ اب تو غیر بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ساری برکات خلافت احمدیہ سے ہی وابستہ ہیں۔

نائیجیریا میں جلسہ یومِ مسیح موعود علیہ السلام کے موقع پر ایک غیر احمدی مہمان الحاجی ذکر عثمان صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میری دعا ہے اور میں اس دن کا انتظار کرتا ہوں جب جماعت احمدیہ کے خلیفہ کعبہ میں نماز کی امامت کروائیں گے اور ساری امتِ مسلمہ ان کی بیعت کرے گی۔ میری دعا ہے کہ یہ دن جلد ہی میری زندگی میں آئے۔

کیمرون سے وہاں کے سلطان آف باموں گزشتہ سال جلسہ سالانہ یوکے پر آئے تھے۔ جلسہ سے واپس جا کر عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد سلطان آف باموں نے منبر پر کھڑے ہو کر ہزاروں کے مجمع میں خطاب کرتے ہوئے کہا:

”میں یوکے سے اللہ کا نور لے کر آیا ہوں۔ میری امام جماعت احمدیہ سے ملاقات ہوئی جس میں انہوں نے آپ سب لوگوں کے لئے نیک خواہشات کا پیغام بھجوایا ہے۔ میری امام جماعت احمدیہ سے ملاقات ہوئی۔ وہ کوئی عام آدمی نہیں ہیں جنہیں ہم ٹی وی پر دیکھتے ہیں بلکہ وہ تو مجسم خدا کا نور اور برکت ہیں۔ میری ان سے ملاقات ہمارے علاقہ کے لئے برکت کا موجب ہوگی۔ انشاء اللہ۔“

ہمارے علاقے کو برکتوں سے بھر دے گی

☆ امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں۔

ایک گاؤں Ker Ngorr میں جب جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو ایک دوست الحاجی فائے Alahagy Faye صاحب نے جماعت کی شدید مخالفت کی۔ جماعتی لٹریچر کو ہاتھ تک لگانا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ لیکن ہمارے داعین الی اللہ نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل انہیں تبلیغ کرتے رہے۔ ایک دن گاؤں میں نومبائعین کے لئے تربیتی کلاس کا پروگرام رکھا گیا۔ ہمارے داعین الی اللہ نے موصوف کو اس بات پر منا لیا کہ وہ بے شک کوئی کتاب نہ پڑھیں مگر ایک دفعہ ہمارے ساتھ مشن ہاؤس چلے جائیں اور ہمارے پروگرام میں شامل ہو جائیں۔ ہم وہاں آپ کو کوئی تبلیغ نہیں کریں گے اور نہ ہی آپ سے اس موضوع پر بات کریں گے۔ آپ صرف پروگرام میں شامل ہو کر ہماری باتیں سن لیں۔

چنانچہ موصوف جب مشن ہاؤس آئے تو کہنے لگے کہ میں نے آپ کی کلاس میں شامل نہیں ہونا۔ میں یہاں ٹی وی والے کمرے میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھ لیتا ہوں۔ اس پر انہیں ٹی وی والے کمرے میں بٹھا کر ٹی وی پر ایم ٹی اے لگا دیا گیا اور انہیں وہیں چھوڑ کر باقی سارے لوگ کلاس میں شامل ہونے کے لئے مسجد میں چلے گئے۔

اس دوران موصوف نے ایم ٹی اے پر حضور انور کا خطبہ سنا۔ کلاس کے بعد جب ان سے بات ہوئی تو کہنے لگے کہ یہ شخص کبھی بھی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ اس شخص کے چہرے پر نور دیکھ کر میرے لئے ممکن نہیں کہ میں اب پیٹھ پھیر دوں۔ چنانچہ موصوف اپنے خاندان کے 10 لوگوں سمیت بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوگئے۔

وہ شخص جو احمدیت کے بارہ میں بات سننا اور جماعتی لٹریچر کو ہاتھ تک لگانا گوارا نہیں کرتا تھا۔ خدا کے خلیفہ کے چہرے پر نور دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہوگیا کہ یہ شخص کبھی بھی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ صرف خود ہی نہیں بلکہ اپنے خاندان کے دس لوگوں کے ساتھ بیعت کر لی۔

کیمرون کے ویسٹرن ریجن کے شہر (Fumban) فمبان کے قریب ایک گاؤں کے نومبائع نے ہمارے معلم ابوبکر صاحب سے کہا کہ:

میں ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سنتا ہوں۔ یہ خطبات ایسے پُراثر ہوتے ہیں کہ ایسے لگ رہا ہوتا ہے کہ جیسے یہ الفاظ حضور انور نہیں بول رہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہو رہے ہیں۔ ایک عام آدمی ایسے الفاظ بول ہی نہیں سکتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سن کر میرا ایمان بڑھتا چلا جا رہا ہے اور مجھے یقین ہوگیا ہے کہ میں نے ایک خدائی جماعت میں شمولیت اختیار کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2004 میں غانا کا دورہ فرمایا۔

دورہ کا آخری دن تھا۔ اگلے روز یہاں سے بورکینا فاسو جانا تھا۔

حضور انور نے غانا کے امیر عبدالوہاب آدم صاحب مرحوم اور تینوں نائب امراء کو بلایا۔ اور ان کے ساتھ ایک میٹنگ کر کے بعض اہم ہدایات دیں۔

اس موقع پر حضور انور نے فرمایا: کہ جب میں 1977ء میں سکول کے پرنسپل کی حیثیت سے غانا آنے لگا۔ تو سفر سے ایک رات قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے مجھے بلایا۔ اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

’’مسرور میں نے رات تمہارے بارہ میں ایک رؤیا دیکھی ہے کہ تم غانا جا رہے ہو۔ تم جہاں قدم رکھو گے زمین خزانے اگلے گی۔‘‘

اس رؤیا میں ایک پیشگوئی بھی تھی جو اپنے وقت پر پوری ہو گئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو منصب خلافت پر سرفراز فرمایا۔

حضور انور نے امیر صاحب غانا کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب میں نے غانا میں قدم رکھ دیئے ہیں۔ اب غانا کو فتح کریں۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ غانا کی جماعت عظیم الشان فتوحات کے دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اور وہاں نئے انقلابات کے دروازے کھل رہے ہیں۔

دوسری طرف آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ غانا کی سرزمین بھی ان قدموں کی برکت سے محروم نہیں رہی۔ اہل غانا نے بھی ان قدموں کی برکت کا ایک ایسا نظارہ دیکھا جس سے آئندہ صدیوں پر یہ قوم فیضیاب ہوتی رہے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اِسی سفر کے دوران اہلِ غانا کو بشارت دی کہ:

’’غانا کی زمین سے تیل نکلے گا۔‘‘

چنانچہ جب 2008ء میں حضور انور خلافت جوبلی کے موقع پر دوبارہ غانا تشریف لے گئے تو غانا کے صدرِ مملکت نے ملاقات کے دوران حضور انور سے کہا کہ ’’حضور کی ہمارے ملک کے لئے دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ حضور نے اپنے گزشتہ دورہ کے دوران فرمایا تھا کہ ’گھانا کی زمین میں تیل ہے اور یہاں سے تیل نکلے گا۔‘ حضور انور کی یہ دعا بڑی شان سے قبول ہوئی اور گزشتہ سال غانا سے تیل نکل آیا۔

چنانچہ اس حوالہ سے گھانا کے مشہور نیشنل اخبار Daily Graphic نے لکھا: خلیفۃ المسیح نے اپنے دورہ گھانا 2004ء کے دوران گھانا میں تیل کی دریافت پر بڑے پُرزور طریق سے اپنے یقین کا اظہار کیا تھا اور یہی یقین گزشتہ سال حقیقت میں بدل گیا۔ اور گھانا کی سرزمین سے تیل نکل آیا۔

پس خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے ملک اور قومیں بھی فیضیاب ہو رہی ہیں۔ کیا اپنے اور کیا بیگانے سبھی ان دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتے ہیں۔ اور خلافت کی برکت سے فیض پاتے ہیں۔

جماعت کی عظیم الشان ترقیات

خلافت احمدیہ کی عظیم الشان برکات کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات کو دیکھ کر مخالفین احمدیت اپنے بد ارادوں اور ناپاک منصوبوں میں انتہا تک پہنچے ہوئے ہیں۔

جہاں وہ عملی طور پر ظلم و ستم کی انتہا کرتے ہیں وہاں انہوں نے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ بھی مخالفانہ مہم کا ایک جال بچھایا ہوا ہے۔

شاید ان مخالفین کو معلوم نہیں کہ خلافتِ احمدیہ تو خدا تعالیٰ کے فرشتوں کے حصار میں ہے۔ کون مخالف ہے جو اس کے قریب بھی پھٹک سکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 10 مارچ 1972ء کو خطبہ جمعہ میں ان مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

’’جس خلافت کے گرد خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت پہرہ دے رہی ہے اس خلافت کے قلعے پر تو تمہاری لات اگر پڑے گی تو تمہاری ہڈیاں بھی اس طرح چور چور ہو جائیں گی کہ ان کے ذرے بھی دنیا کو نظر نہیں آئیں گے۔‘‘

(خطبات ناصرؒ، جلد چہارم، صفحہ 110)

پس اے مخالفین احمدیت! تم جس قدر زور لگا سکتے ہو لگا لو تمہارے مقدر میں ناکامی و نامرادی کے سوا کچھ نہیں آئے گا۔

اس موقع پر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دردمندانہ نصیحت آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’تم جو چاہو کر لو لیکن یاد رکھو وہ دن آنے والا ہے جب احمدیت کے کاموں میں حصہ لینے والے بڑی بڑی عزتیں پائیں گے لیکن ان لوگوں کی اولادوں کو جو اس وقت جماعتی کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے دھتکار دیا جائے گا۔ جب انگلستان اور امریکہ ایسی بڑی بڑی حکومتیں مشورہ کے لئے اپنے نمائندے بھیجیں گی اور وہ اسے اپنے لئے موجب عزت خیال کریں گے، اُس وقت ان لوگوں کی اولاد کہے گی کہ ہمیں بھی مشورہ میں شریک کرو۔ لیکن کہنے والا اُنہیں کہے گا کہ جاؤ، تمہارے باپ دادوں نے اِس مشورہ کو اپنے وقت میں رد کر دیا تھا اور جماعتی کاموں کی اُنہوں نے پرواہ نہیں کی تھی اس لئے تمہیں اب اس مشورہ میں شریک نہیں کیا جا سکتا۔

پس اس غفلت کو دور کرو اور اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو کہ جو شخص سلسلہ کی کسی میٹنگ میں شامل ہوتا ہے اس پر اس قدر انعام ہوتا ہے کہ امریکہ کی کونسل کی ممبری بھی اس کے سامنے ہیچ ہے اور اسے سَو ہرج کر کے بھی اس میٹنگ میں شامل ہونا چاہئے اگر وہ اس میٹنگ میں شامل نہیں ہوتا تو اس کی غیر حاضری کی وجہ سے سلسلہ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن وہ خود الٰہی انعامات سے محروم ہو جائے گا۔‘‘

(خطاباتِ شوریٰ، جلد سوم۔ مجلس مشاورت 1956، صفحہ 602-603)

پھر آپؓ فرماتے ہیں۔

’’تم خوب یاد رکھو۔ کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا۔ اور اسے قائم نہ رکھا۔ وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہو گا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے۔ اور اسے قائم رکھو گے۔ تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی۔‘‘

(حقائق القرآن۔ سورۃ النور، صفحہ 73)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

’’میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے عقلمند اور مدبر ہو، اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو، ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا، کھڑا ہونا اور چلنا، تمہارا بولنا اور خاموش رہنا میرے ماتحت ہو۔‘‘

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 4 ستمبر 1937ء، صفحہ 8)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 20 نومبر 1946ء، صفحہ 7)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936ء میں فرماتے ہیں:

’’خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب

تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔"

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 3 ستمبر 1936ء، صفحہ 9)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ 10 جولائی 1936ء کو خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

"واعظین کے ذریعے بار بار جماعتوں کے کانوں میں یہ آواز پڑتی رہے کہ پانچ روپے کیا، پانچ ہزار روپے کیا، پانچ لاکھ روپے کیا، پانچ ارب روپیہ کیا اگر ساری دنیا کی جانیں بھی خلیفہ کے ایک حکم کے آگے بھی قربان کردی جاتی ہیں تو وہ بے حقیقت اور ناقابلِ ذکر چیز ہیں۔" (خطبات محمودؓ، جلد 17، صفحہ 458)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبران مجلسِ شوریٰ پاکستان سال 2014ء کے نام اپنا پیغام بھجواتے ہوئے فرمایا:

"یاد رکھیں! اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واضح ارشادات کی روشنی میں خلافت سے تعلق کے نتیجہ میں ہی ایمانی اور عملی ترقی ہوگی۔ چاہے کوئی کتنا ہی بڑا عالم یا مدبر یا بظاہر کسی روحانی مقام پر پہنچا ہوا ہو، اگر خلیفہ وقت سے تعلق کا وہ معیار نہیں جو ہونا چاہئے تو جماعتی ترقی یا کسی کی روحانی ترقی میں اس کے اس مقام کا رتی برابر اثر نہیں ہوگا۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 27 مارچ 2014ء، صفحہ 2)

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک پیغام کے ساتھ اپنی گزارشات کو ختم کرتا ہوں۔

حضور انور نے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 11 مئی 2003ء کو اپنے سب سے پہلے پیغام میں فرمایا۔

"پس اگر آپ نے ترقی کرنی اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 23 مئی 2003ء، صفحہ 1)

اپنے ایک پیغام میں آپ نے احباب جماعت سے فرمایا:

"یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے۔ اس لئے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں۔ پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے

ایسے بن جائیں کہ خلیفہ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفہ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم اور خلیفہ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمح نظر ہو جائے۔"

(ماہنامہ خالد ربوہ۔ سیدنا طاہر نمبر مارچ۔ اپریل 2004ء)

پس آج ہماری زندگی، ہماری جان اور ہماری بقا خلافت کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

پس آج ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد پر آپ کے دائیں بھی لڑیں اور بائیں بھی لڑیں اور آگے بھی لڑیں اور پیچھے بھی لڑیں۔ ہم خلافت احمدیہ کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار ہوں اور اپنی اولاد در اولاد کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرنے والے ہوں۔ ہم خلافت احمدیہ کی حفاظت کی خاطر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔ خلیفہ وقت کے دست و بازو اور ادنیٰ چاکر بن کر ہمیشہ اس کی ہر آواز پر لبیک کہیں۔ ہماری زندگی اور ہماری موت خلیفہ وقت کے قدموں میں ہو۔

اے خدا! تو ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اس عہد کو پورا کر سکیں۔ اور زندگی کے آخری سانس تک وفا کے ساتھ اس عہد کو نبھاتے چلے جائیں۔ آمین۔

خلافت کا فقدان کسی خلیفہ کے نقص کی وجہ سے نہیں بلکہ جماعت کے نقص کی وجہ سے ہوتا ہے

پس اس حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت کا فقدان کسی خلیفہ کے نقص کی وجہ سے نہیں بلکہ جماعت کے نقص کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور خلافت کا مٹنا خلیفہ کے گنہگار ہونے کی دلیل نہیں بلکہ امّت کے گنہگار ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ صریح وعدہ ہے کہ وہ اس وقت تک خلیفہ بناتا چلا جائے گا جب تک جماعت میں کثرت مؤمنوں اور عمل صالح کرنے والوں کی ہوگی۔"

(خلافت راشدہ، انوار العلوم، جلد 15، صفحہ 531-532)

حسنِ خلافت سے

مکرم عبدالصمد قریشی صاحب

ہے ہر جانب سرور و نغمگی حسنِ خلافت سے
بکھرتی جا رہی ہے روشنی حسنِ خلافت سے

ہیں اس کے حسن کے جلوے فضاؤں میں ہواؤں میں
بہاروں کو ملی ہے تازگی حسنِ خلافت سے

نظر آتی ہے ہر سُو نُور کے جلووں کی رعنائی
لو چھٹتی جا رہی ہے تیرگی حسنِ خلافت سے

ہمیں اس نے وفاؤں کے قرینوں سے نوازا ہے
کھلا ہے ہم پہ ذوقِ بندگی حسنِ خلافت سے

ہمیں ہیں آج دنیا میں صداقت کا علَم تھامے
ملی ہے ہم کو فکر و آگہی حسنِ خلافت سے

ورود قدرت ثانی یہ سب اُس کی عنایت ہے
زمانے کو ملی ہے زندگی حسنِ خلافت سے

تمہارے آنے کی خبریں ہیں جب سے جوبن میں
شفق سی پھوٹتی رہتی ہے میری دھڑکن میں

اے میرے نور کے پیکر اے حضرت مسرور
خدا نے آپ کو یکتا کیا ہے ہر فن میں

خدا کے ہاتھ نے سینچا تھا جو درختِ وجود
صدی کے بعد بھی سایہ ہے اس کا گلشن میں

(مکرم سید ناصر احمد صاحب)

عہدِ بیعت اور عہد کی تاریخ

محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

27 مئی 2008ء کا سورج پوری شان سے طلوع ہوا اور چشم فلک نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ دُنیا کے شمال، جنوب، مغرب اور مشرق غرض دُنیا کے ہر کونہ میں بسنے والے احمدی اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لندن سے اُٹھنے والی آواز کی اقتدا میں کھڑے ہوکر، خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر، بجائے شور شرابہ اور ہنگامہ کرنے کے پورے خلوص نیت سے یہ عہد دہراتے نظر آتے ہیں۔

"اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دُنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے۔ اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دُنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ھم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدّ وجہد کرتے رہیں گے۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اُس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے۔ تا کہ قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دُنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین"

یہ عظیم الشان عہد دہراتے ہوئے ہر احمدی کی عجیب کیفیت تھی۔ جذبات واحساسات کا بحرِ بے کراں تھا۔ اس عہد کے الفاظ، اُن کی عظمت و شوکت اور قوت نے مجھے عہد کی تاریخ کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔

اللہ تعالیٰ جو اس کائنات کا خالق و مالک ہے اس کی تخلیق کا ایک مقصد ہے سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق پر خدائے ذوالعرش نے ان سے لئے گئے وعدے کا یوں اعلان فرمایا۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ (سورۃ طٰہٰ 20 : 116)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے قبل ازیں آدم سے بھی عہد باندھا تھا۔

یہ عہد کیا تھا جو حضرت آدم کے ذریعہ بنی آدم سے لیا گیا؟

شرک سے بچنے، شیطان کی غلامی سے دُور رہنے اور توحید خالص کے قیام کے لئے تھا۔ فرمایا:

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ (سورۃ یٰس 61:36)

ترجمہ: اے بنی آدم! کیا میں نے تمہیں تاکیدی ہدایت نہیں کی تھی۔ کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے عہد باندھا اور پھر بنی آدم سے بھی وعدہ لیا کہ وہ شیطان کی عبادت نہیں کریں گے۔ صرف اور صرف خدائے واحد کے حضور ہی جُھکیں گے۔ ہر قسم کے شرک اور بدعت سے بیزار ہو کر واحدانیت کے علمبردار بنیں گے۔ پورے دل و جان سے خدائے واحد و لاشریک کا نام بلند کریں گے۔ اس کے نتیجہ میں وہ سچے مومن اور خدا کے پیارے بن جائیں گے۔ جن کے ساتھ خدائے ذوالعرش خود وعدہ فرماتا ہے۔ جسے وہ تورات، انجیل اور قرآن میں دہراتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۗ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۟ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۗ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (سورۃ التوبہ 9: 111)

ترجمہ: اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں۔ تا کہ اس کے بدلہ میں انہیں جنت ملے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ اس کے ذمہ یہ پختہ وعدہ ہے جو تورات اور انجیل اور قرآن میں موجود ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ پس تم اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے۔ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

ساری نعمتیں جان، مال اور اولاد خدا کی عطا کردہ ہیں ان کو اس کی راہ میں قربان کرنا خدا کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یہی وہ وعدہ ہے جو اللہ مومنین سے چاہتا ہے اور وعدہ کرنے والے اور اسے صدق نیت سے پورا کرنے والے اعلیٰ انعامات کے حقدار بنتے ہیں۔ وہ اعلیٰ انعامات خدا کی رضا اور اسکی جنت ہے جس کے وہ وارث بنتے ہیں۔ اسی طرح وعدہ خلافی کرنے والے خدا کی ناراضگی کے مورد ہوتے اور سزا پاتے ہیں۔ اس کے متعلق بھی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ مختلف مقامات پر ذکر فرماتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ۝ (سورۃ الرعد 13: 26)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پختگی سے باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اُسے قطع کرتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اور زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ

ہیں جن کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے بدتر گھر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات نازل کرنے کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو بار بار اپنے عہد کو پورا کرنے کی تلقین فرمائی مگر وہ بار بار عہد شکنی کرتے رہے۔ وعدہ کرتے مگر پھر توڑ دیتے۔

اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

يٰبَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِيَ الَّتِيۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِيۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ ۚ وَاِيَّاىَ فَارۡهَبُوۡنِ ۝

(سورۃ البقرہ 2 : 41)

ترجمہ: اے بنی اسرائیل! اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی۔ اور میرے عہد کو پورا کرو۔ میں بھی تمہارا عہد پورا کروں گا۔ اور پس مجھ ہی سے ڈرو۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے نبیوں سے عہد لینا مختلف حالات اور مواقع پر ملتا ہے۔ انبیاء کے ضمن میں حضرت ابرہیم علیہ السلام ابوالانبیاء ہیں اور نمایاں شان رکھتے ہیں۔ ان کا ذکر اور ان کے ساتھ عہد کا ذکر قرآن مجید میں یوں مذکور ہے۔

وَاِذِ ابۡتَلٰۤى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهۡدِى الظّٰلِمِيۡنَ ۝

(سورۃ البقرہ 2 : 125)

ترجمہ: اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے بعض کلمات سے آزمایا تو اس نے ان سب کو پورا کر دیا تو اُس نے کہا۔ میں یقیناً تجھے لوگوں کے لئے ایک عظیم امام بنانے والا ہوں۔ اس نے عرض کیا اور میری ذرّیت میں سے بھی۔ اس نے کہا (ہاں مگر) ظالموں کو میرا عہد نہیں پہنچے گا۔

اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی اولاد اور ذریت کے لئے دُعائیں اور نیک تمنائیں معلوم ہوتی ہیں۔ ان کی خواہش تھی کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ان پر اپنے افضال نازل فرما رہا ہے۔ اسی طرح ان کی ذرّیت بھی اللہ کے فضلوں کی مورد بنے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا کے فضل اور انعامات کے حقدار ظالم لوگ نہیں ہوں گے۔

حضرت ابرہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر دعاؤں کے ساتھ کی۔ آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی شامل تھے۔ جو سارا وقت دعاؤں میں مشغول رہے کہ یہ گھر ہر لحاظ سے برکتوں والا ہو۔ اس جگہ آباد ہونے والے خدا کا فضل حاصل کرنے والے ہوں۔ اُس وقت بھی یہ دُعائیں آپ کے لبوں پر تھیں۔ کہ آپ کی آئندہ نسلیں بھی خدائے واحد کی عبادت کرنے والی ہوں۔ عبادت کے طریقوں کو سمجھنے اور نیک عمل کرنے والی ہوں اسی پر بس نہیں بلکہ آپ نے ایسے رسول کی بعثت کی بھی دُعائیں کی جو آیاتِ الٰہی پڑھنے اور کتاب سکھانے والا اور تزکیہ کرنے والا ہو۔

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝

(ماخوذ از سورۃ البقرہ 2 : 130)

ترجمہ: اور اے ہمارے ربّ! تُو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور اُن کا تزکیہ کر دے۔ یقیناً تُو ہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت ابرہیم علیہ السلام کی کیا شان ہے کہ خدائے ذوالعرش ان کے متعلق خود فرماتا ہے۔

وَمَنۡ يَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهٖمَ اِلَّا مَنۡ سَفِهَ نَفۡسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصۡطَفَيۡنٰهُ فِى الدُّنۡيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝

(سورۃ البقرہ 2 : 131)

ترجمہ: اور کون ابراہم کی ملّت سے اعراض کرتا ہے سوائے اس کے جس نے اپنے نفس کو بے وقوف بنا دیا۔ اور یقیناً ہم نے اُس (یعنی ابراہیم) کو دنیا میں بھی چُن لیا اور یقیناً آخرت میں بھی وہ صالحین میں سے ہوگا۔

یعنی ہم نے اسے اسی دُنیا میں چن لیا ہے اور وہ آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہوگا۔

خانہ کعبہ کی تعمیر کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے مرجع خلائق بنا دیا۔ اور اسے ہمیشہ کے لئے طواف کرنے والے اعتکاف کرنے اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک وصاف رکھنے کا عہد ان الفاظ میں لیا۔

وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَيۡتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا ؕ وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدۡنَاۤ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ اَنۡ طَهِّرَا بَيۡتِىَ لِلطَّآئِفِيۡنَ وَالۡعٰكِفِيۡنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ ۝

(سورۃ البقرہ 2 : 126)

ترجمہ: اور جب ہم نے (اپنے) گھر کو لوگوں کے بار بار اکٹھا ہونے کی اور امن کی جگہ بنایا۔ اور ابراہیم کے مقام میں سے نماز کی جگہ پکڑو۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے خوب پاک وصاف بنائے رکھو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لیا جانے والے عہد اس عہد کی تیاری تھا جو آپ ہی کی نسل میں پیدا ہونے والے خاتم النبیین، رحمۃ اللعالمین سردار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے متبعین سے لینا تھا۔ یہ عہد معمولی عہد نہ تھا۔ یہ ''عہد بیعت'' تھا۔ دینی اور قرآنی اصطلاح میں ایک ہاتھ پر جمع ہونے والوں کو بیعت ہونے کا نام دیا جاتا ہے۔

بیعت عربی زبان کا لفظ ہے۔ اور عربی زبان کے قواعد کے مطابق ب۔ ی۔ ع کے مادہ سے نکلا ہے۔ جس کے عمومی معنی بیچنے کے ہیں۔ مگر یہ لفظ خریدنے کے معنی میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ب۔ ی۔ ع کا مادہ 15 مقامات پر آیا ہے۔

قرآن مجید میں مذکور پہلی بنیادی آیت سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 111 ہے جس کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔

بیعت بظاہر ایک انسان (نبی یا خلیفہ) کے ہاتھ پر کی جاتی ہے لیکن یہ سودا دراصل خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ بیعت کنندہ اپنا سب کچھ جس میں اس کا مال اور جان شامل ہیں۔ اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ اس دُنیا میں ہی اپنے بندے کو اپنی رضا کی جنت عطا کرتا ہے۔ اور جو اگلے جہان میں ایک نئی شان کے ساتھ اسے موت کے بعد عطا ہوتی ہے۔

یہ بیعت نہیں ہے یہ سودا ہے دل کا
جہاں میں نہیں ہے کوئی مول اس کا

آنحضرت ﷺ کے مقدس ہاتھ پر بیعت کی شان کیا ہے؟ فرمانِ الٰہی ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ يُبَايِعُوۡنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوۡنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَيۡدِيۡهِمۡ ۚ

(سورۃ الفتح 48 : 11)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھوں پر ہے۔

بظاہر آپؐ سے کیا ہوا عہد، اصل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا گیا عہد بن جاتا ہے۔ بظاہر بیعت کرنے والوں کے ہاتھوں پر آنحضرت ﷺ کا دستِ مبارک تھا۔ جسے اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کے معنی اپنی کتاب 'ضرورۃ الامام' میں یوں بیان فرمائے ہیں۔

''بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے۔ اور بیع اس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں جس میں ایک چیز دوسری چیز کے عوض دی جاتی

ہے۔ سو بیعت سے غرض یہ ہے کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اس کے تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے کہ تا اس کے عوض وہ معارف حقّہ اور برکات کاملہ حاصل کرے جو موجب معرفت اور نجات اور رضا مندی باری تعالیٰ ہوں۔‘‘

(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن، جلد 13، صفحہ 498)

آنحضرت ﷺ کے دستِ مبارک پر لی جانے والی اوّلین بیعتیں بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ ہیں۔ بیعت صرف قبول اسلام اور شمولیت ہی کا نام نہیں بلکہ کسی خاص موقع پر تجدید عہد کا نام بھی بیعت ہے۔ جیسا کہ بیعت رضوان ہے۔

یہ وہ موقع تھا جب آنحضرت ﷺ ایک رویا کی بنأ پر عمرہ کی ادائیگی کے لئے روانہ ہوئے۔ چودہ سو سے کچھ اوپر صحابہؓ ہمراہ تھے۔ آپؐ نے مکہ سے 9 میل کے فاصلہ پر حدیبیہ کے مقام پر قیام فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطورِ سفیر مکہ جانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ تا کہ مکہ والوں کو مسلمانوں کے پُرامن ارادوں اور عمرہ کی نیت سے آگاہ کریں۔ مکہ والے نہ مانے بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کو روک لیا اور یہ افواہ مشہور ہوگئی کہ اہلِ مکہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔ جب یہ خبر حدیبیہ پہنچی تو آنحضرت ﷺ نے فوراً تمام مسلمانوں میں اعلان کر کے انہیں ایک ببول (کیکر) کے درخت کے نیچے اکٹھا کیا اور فرمایا کہ اگر یہ اطلاع درست ہے تو خدا کی قسم! ہم اس جگہ سے اس وقت تک نہیں ٹلیں گے کہ عثمان کا بدلہ نہ لے لیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

’’آؤ اور میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ عہد کرو کہ تم میں سے کوئی شخص پیٹھ نہیں دکھائے گا۔ اور اپنی جان پر کھیل جائے گا۔ مگر کسی حال میں اپنی جگہ نہیں چھوڑے گا۔‘‘

نیز آپؐ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اس طرح انہیںؓ بیعت رضوان میں شامل فرمایا۔

یہ وہ بیعت ہے جس میں بیعت کنندگان نے خدا تعالیٰ کی کامل رضامندی کا انعام حاصل کیا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۙ (سورۃ الفتح 48: 19)

ترجمہ: یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں تھا۔ پس اس نے ان پر سکینت اُتاری اور انہیں ایک فتحِ قریب عطا کی۔

گویا عہدِ بیعت اور بیعت کی تاریخ انبیاء کے عہد اور زمانہ کے ساتھ چلتی ہے۔ ہر زمانہ میں خدا کے فرستادے خدا کے نام پر ماننے والوں سے اپنے ہاتھ پر بیعت لیتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی اور فرمانبرداری کریں گے۔

اس تاریخ کی شاخیں ہمارے اس دور میں آنحضرت ﷺ کے روحانی فرزند، مسیح دوران حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملتی ہیں۔ آپؑ کی کتاب ’براھین احمدیہ‘ اشاعت کے ساتھ ہی غیر معمولی مقبولیت پا چکی تھی۔ اور مختلف حلقوں سے یہ خواہش ہو رہی تھی کہ آپؑ بیعت لے لیں۔ مگر حضورؑ یہی جواب دیتے کہ میں مامور نہیں ہوں اور مجھے اس بات کا حکم اور اذن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوا۔ آخر اللہ تعالیٰ کی واضح وحی میں ارشادِ خداوندی موصول ہوا۔ چنانچہ آپؑ نے یکم دسمبر 1888ء کو تحریر فرمایا:

’’مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں۔ انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غم خوار ہوں گا۔ اور ان کا بار ہلکا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور خدا تعالیٰ میری دُعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا۔ بشرطیکہ وہ ربّانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان طیار ہوں گے۔ یہ ربّانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے۔ اس بارہ میں عربی الہام یہ ہے۔ اذاعزِمت فتوکل علی اللہ واصنع الفلکَ بَاعیننا وَ وَحینَا۔ الذین یُبایعونکَ اِنمَا یُبایعونُ اللہَ یدُاللہِ فَوقُ ایَدِیھم۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 188۔ تذکرہ ایڈیشن چہارم۔ ربوہ ضیاء الاسلام پریس 2004ء، صفحہ 134)

اس اذنِ بیعت کے الہام میں اللہ تعالیٰ نے وہی الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جو بیعت رضوان کے تعلق میں رسول اللہ ﷺ کے لئے سورۃ الفتح کی آیت نمبر 11 میں آئے ہیں جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بروز کامل ہونے پر روشنی پڑتی ہے۔

23 مارچ 1889ء وہ روز سعید ہے جب لدھیانہ میں حضرت صوفی جان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کے ایک کمرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 40 خوش نصیب لوگوں کی بیعت لی۔

بیعت کرنے والوں نے بیان کیا کہ بیعت کے وقت ان کی عجیب روحانی کیفیت تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا۔ کہ ایک برقی رَو مسیح پاک علیہ السلام کے مبارک وجود سے نکل کر ان کے جسموں میں داخل ہو رہی تھی۔ اور اندر ہی اندر ایک نیک اور پاکیزہ تبدیلی پیدا ہوتی جا رہی تھی۔

چالیس بیعت کنندگان کا یہ مقدس گروہ دراصل ان کروڑوں مقدّسین کا ہراول دستہ تھا جو آج فوج در فوج جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے متعلق فرماتے ہیں۔

’’یہ انتظام جس کے ذریعہ سے راست بازوں کا گروہ کثیر ایک ہی مسلک میں منسلک ہو کر وحدتِ مجموعی کے پیرائے میں خلق اللہ پر جلوہ نما ہوگا۔... خداوند عزّ وجل کو بہت پسند آیا ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 194)

یہ دراصل ابتدا تھی ایک عظیم الشان روحانی عالمگیر انقلاب کی جو ازل سے اللہ تعالیٰ کی غالب تقدیر کا حصہ ہے۔ احمدیت کا وہ کارواں جس کا آغاز صرف چالیس افراد سے ہوا، خلافت کے زیرِ سایہ کروڑوں تک پہنچ رہا ہے۔ دُنیا کا کوئی معروف ملک نہیں جہاں یہ شجر احمدیت نہ لگ چکا ہو۔ شجرہ طیّبہ کی طرح اس کی جڑیں اکناف عالم میں خوب مضبوطی سے پیوست ہیں۔ جب کہ اس کی شاخیں شش جہات میں سایہ فگن ہیں۔ ہر قوم اس چشمہ سے پانی پی رہی ہے۔ دشمن نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اپنی پوری کوشش اور ہمت صَرف کر دی مگر احمدیت کا کارواں، پوری شان سے آگے ہی آگے بڑھتا رہا۔

خلافتِ اولیٰ کا بابرکت دَور گزرا تو خلافتِ ثانیہ میں مخالفین نے اپنی کوشش مزید تیز کر دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو خدا کے حضور دُعاؤں اور خدا داد صلاحیتوں سے یکجا رکھا انہیں وحدت کی لڑی میں پروئے رکھا۔ ان کے نظام کے ڈھانچہ کو مضبوط بنیادوں پر استوار کر دیا۔ جماعت میں اتفاق، اتحاد اور مضبوطی پیدا کرنے کے لئے مخالفین کی تدبیروں کا ایک حل یہ کیا کہ 24 جنوری 1960ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر ساری جماعت کو کھڑا کر کے مندرجہ ذیل الفاظ میں عہد لیا۔

’’ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدّ و جہد کرتے رہیں گے۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض

ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے۔ تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے۔ اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ دین کی اشاعت ہوتی رہے۔ اور حضور ﷺ کا جھنڈا دُنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔'' (ماہنامہ مصباح ربوہ مئی 1999ء)

جماعت پر پریشانیوں اور مخالفتوں کے دور آئے مگر جماعت خلافت کی برکت سے ان میں سے کامیابی سے گزرتی چلی گئی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد پھر ایک مرتبہ خوف کی حالت طاری ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اسے چند گھنٹوں میں امن میں بدل دیا۔ اور تیسرے مظہر کی صورت میں روشن چاند عطا فرما دیا۔

حکومتوں کے ظالمانہ قوانین کے اجرا اور تمام مسلمان فرقوں کی منظّم کوششوں کے باوجود یہ قافلہ ترقی کی منازل طے کرتا رہا۔ پیار و محبت کے نعرے لگاتا رہا۔ غریب اقوام اور افراد کی خدمت کرتے ہوئے انہیں آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرتا چلا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر پھر سے اندرونی اور بیرونی فتنوں نے سر اُٹھایا۔ ظالمانہ قانون کے تحت ہاتھ پاؤں باندھنے اور 'احمدیت کے کینسر' کو ختم کرنے کا دعویٰ کرنے والوں کو خدا نے نیست و نابود کر دیا۔ بے شک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو پاکستان سے ہجرت کرنا پڑی مگر اس ہجرت نے ترقی کے نئے راستے کھول دیئے۔ حضرت مسیح موعو د علیہ الصلوۃ والسلام سے کیا گیا خدائی وعدہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔'' آپ کے دور میں ایم ٹی اے کے ذریعہ ایسی شان سے پورا ہوا کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اس چینل نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک مخالفین کے منہ بند کر دیئے۔ وہ لوگ جو خلیفہ کی آواز کو بند کرنا چاہتے تھے۔ ان کے گھروں کے اندر ایم ٹی اے نے اس مردِ مجاہد کی آواز پہنچا دی۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ کے اس غیر معمولی اور عظیم الشان انعام کے نتیجہ میں ایک غیر معمولی انقلاب کا ایمان افروز نظارہ ظہور پذیر ہوا۔ اس کی ایک ہلکی سی جھلک اس وقت ظاہر ہوئی جب 1992ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر 28 دسمبر 1992ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے لندن سے شاملین جلسہ سے براہ راست اختتامی خطاب فرمایا۔ اجلاس کے بعد لندن میں موجود افراد (نو احمدیوں) نے حضور انور کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ اور اس طرح یہ تاریخ احمدیت میں پہلا موقع تھا کہ بیعت کی تقریب عالمی رابطوں کے ذریعہ نشر ہوئی۔ ساری دُنیا میں احمدیوں نے اسے دیکھا اور سُنا اور ہزاروں میل کے فاصلہ پر بیٹھے تجدید بیعت کے ذریعہ اس میں شامل ہوئے۔ یہ واقع احمدیت کی تاریخ میں پہلی بیعت (23 مارچ 1889ء) کے 103 سال بعد رُونما ہوا۔

اس طرح کا دوسرا واقعہ 30 مئی 1993ء کو ہوا۔ جب کہ خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر 13 ممالک سے تعلق رکھنے والے 71 افراد نے بیک وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی۔ یہ تقریب اسی وقت ساری دُنیا میں براہِ راست نشر ہوئی۔ اور ایک بار پھر غائبانہ تجدید بیعت کا موقع ساری دُنیا کے احمدیوں کو نصیب ہوا۔ ان دو ابتدائی مواقع کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالمگیر بیعت کے تاریخ ساز سلسلہ کا آغاز جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 1993ء کے موقع پر ہو گیا۔

یہ پہلی با قاعدہ عالمی بیعت کی نہایت پُرشکوہ ایمان افروز تقریب تھی۔ جس میں دُنیا کے مختلف ممالک سے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ نئے شامل ہونے والے دو لاکھ سے زیادہ افراد تھے۔ جنہوں نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اور باقی احمدی احباب و خواتین اور بچوں نے بھی تجدید عہد بیعت کرتے ہوئے اس تقریب میں شرکت کی۔

عالمی بیعت مذہبی تاریخ کا ایسا منفرد نوعیت کا واقعہ ہے جس کے ذریعہ ان متعدد پیشگوئیوں کا ایمان افروز ظہور ہوا۔ جن کا ذکر گذشتہ صحیفوں میں ملتا ہے۔ مثلاً بائیبل میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں کو بطور پیش گوئی آنے والے زمانہ کا نظارہ بطورِ کشف دکھایا گیا۔ جس میں لکھا ہے کہ روح القدس کی برکت سے متعدد زبانیں بولنے والے حق کی منادی کے لئے اکٹھے ہوں گے۔ اور یہ عجیب و غریب اور حیران کن نظارہ ہوگا۔ اسے غور سے پڑھیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو عالمی بیعت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

''جب عید خمسین کا دن آیا تو وہ سب مل کر ایک ہی جگہ میں جمع تھے۔ اور یکبارگی آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے تیز ہوا کا سناٹا ہوتا ہے۔ اور اس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج اُٹھا اور آگ کے شعلے کی سی زبانیں انہیں دکھائی دیں اور جُدا جُدا ہو کر ہر ایک پر ٹھہریں اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے۔ اور دوسری زبانیں بولنے لگے جس طرح روح نے انہیں بولنا عطا کیا۔ اور ہر ایک قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہے خدا ترس یہودی یروشلم میں رہتے تھے۔ جب آواز سنائی دی تو ہجوم لگ گیا۔ اور لوگ متعجب ہوئے کیونکہ ہر ایک کو یہ سُنائی دیتا تھا۔ کہ یہ میری بولی بول رہا ہے۔ اور تعجب کر کے آپس میں کہنے لگے۔ دیکھو یہ جو بولتے ہیں کیا سب جلیلی نہیں۔ پس کیونکر ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے وطن کی بولی سُنتا ہے۔'' (رسولوں کے اعمال: باب 2 آیات 1 تا 8)

ایک جگہ جمع ہو کر بیک وقت اپنی اپنی زبانوں کو بولنا اور سمجھنا بالکل ویسے تھا جس طرح عالمی بیعت کے موقع پر مختلف زبانیں بولنے والے اپنی اپنی زبانوں میں بیک وقت وہی کلمات بیعت ادا کرتے ہیں۔ ان کے دل اللہ کی حمد اور تقدیس سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ سب بجائے خوشی کے نعرے لگانے کے شکر کے آنسو بہا کر اپنی سجدہ گاہیں تر کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بیعت لینے سے قبل ایمان افروز خطاب میں فرمایا۔

''جب سے زمین و آسمان بنے ہیں کبھی کسی آنکھ نے ایسا نظارہ نہیں دیکھا کہ بیک وقت بکثرت ممالک اور قوموں نے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کی ہو۔ تاریخ عالم میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ اور اب اللہ نے چاہا تو اس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 5 اگست 1993ء، صفحہ 1)

خدا کرے کہ خلافت کے زیرِ سایہ یہ عہد بیعت اسلام و احمدیت کی ترقی کی شاہراہ پر ہمیشہ خلوص و وفا کی شمعیں اٹھائے جماعت کے لئے نئے زاوئے اور راستے کھولنے والا ہو۔ یہ عہد بیعت، یہ تجدید عہد اور یہ ساری دُنیا کے احمدیوں کا بیک وقت خلافتِ احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر دھرایا جانے والا عہد، ان کے ایمان اور یقین کو بڑھانے والا ہو۔ انہیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے۔ خلافت احمدیہ قائم و دائم رہے اور ہم اور ہماری آئندہ آنے والی ساری نسلیں ہمیشہ خلافت سے وفا کا تعلق رکھیں۔ عہد کے الفاظ ہمارے دلوں میں جاگزیں رہیں اور ہم خلافت کے سایہ تلے اسلام اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کو سب جھنڈوں سے بلند لہراتے ہوئے دیکھیں۔ آمین

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے صد سالہ خلافت جوبلی (1908-2008) کے پُرمسرت موقع پر احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کے نام خصوصی پیغام کے ان الفاظ کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

(باقی صفحہ 26)

دُرِّثمین میں اردو تلمیحات

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا۔

''درکلام تو چیزے است کہ شعراء را دراں دخلے نیست''

(تذکرہ۔طبع 1969ء، صفحہ 65)

یعنی آپ کے کلام میں ایک ایسی چیز ہے جس تک شاعروں کی رسائی نہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس کے کلام بلاغت نظام میں امام الکلام ہونے کی خصوصیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اعلیٰ درجے کے شاعر اپنے کلام میں دانستہ صنائع بدائع (لفظی اور معنوی) کا اہتمام نہیں کرتے بلکہ ان کی طبع رسائی کے طفیل یہ خوبیاں خود بخود ان کے کلام میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں وہ تمام شعری محاسن اور تلازمات طبعاً موجود ہیں جو ایک قادر الکلام شاعر کے کلام میں فطری طور پر اجاگر ہوتے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی فزوں تر شعری محاسن آپ کے کلام میں جلوہ گر ہیں۔ انہی شعری محاسن میں صنائع بدائع کے سلسلہ میں تلمیح کا عنصر بھی ہے۔

علم بیان کی اصطلاح میں تلمیح سے مراد کلام میں ایسے الفاظ کا لانا ہے جن سے خاص واقعے، قصے، یا تاریخی ماجرے کی طرف اشارہ ہوتا ہو جیسے کشتی نوحؑ، آتش نمرود، ید بیضا وغیرہ۔ درثمین اردو کے اشعار میں بھی کئی جگہ تلمیحات کے جواہر اپنی تابندگی دکھلاتے ہیں۔ مثلاً درثمین کی پہلی نظم نصرت الٰہی کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیں۔

کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اک طوفاں لاتی ہے

ان دونوں مصرعوں میں دو مختلف تاریخی واقعات کا اور منکرین خدا کے لئے قہری تجلیات وقوع پذیر ہونے کا ذکر ہے۔ پہلے مصرعے میں دشمنوں کے سر پر خاک پڑنے سے قوم عادؔ پر خدا تعالیٰ کے اس عذاب کا ذکر ہے جو آندھی بن کر کئی دن تک اس قوم پر تباہی لاتا رہا جس نے اللہ تعالیٰ کے اُن کی طرف بھیجے گئے نبی حضرت ہود علیہ السلام کا انکار کیا تھا۔ اس قوم کے مساکن احقاف ربع الخالی عربیہ کے علاقے میں تھے اور یہ لوگ محلات، اونچی عمارتیں اور قلعے تعمیر کرنے کے ماہر تھے۔ یہ بت پرست قوم تھی اور زبردست آندھیوں سے ہلاک ہوئی۔

اور دشمنوں کے سر پر خاک بن کر پڑنے سے مراد ایک اور واقعہ بھی ہے۔ جب رسول کریم ﷺ نے جنگ خندق کے موقع پر دشمن کی طرف مٹھی بھر کر خاک پھینکی تھی اور وہ زبردست آندھی بن گئی تھی جس سے دشمن کا سازوسامان خیمے وغیرہ سب اڑ گئے تھے۔

اس شعر کے دوسرے مصرعے میں طوفان نوح علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے۔ جب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے ان کا انکار کیا تھا اور آپ کا تمسخر اڑایا تو قوم کے عذاب مانگنے کے مطالبہ پر آپ نے قوم کے لئے عذاب کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کی دعا قبول کی اور آپ کو ایک کشتی بنانے کا حکم دیا۔ نیز اس کشتی میں ضروری جانوروں کو سوار کرنے کا فرمان بھی دیا۔ آپ کے متبعین بھی اس میں سوار تھے۔ پھر پانی کا ایک ہولناک طوفان آیا۔ جس سے صرف کشتی نوحؑ کے سوار ہی بچے۔ باقی ساری قوم ڈوب کر تباہ و برباد ہوگئی۔

نظم مناجات اور تبلیغ حق کا بھی ایک شعر اسی تلمیح سے آراستہ ہے۔

ایک طوفاں ہے خدا کے قہر کا اب جوش میں
نوح کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار

اس شعر میں موجودہ ادوار میں بھی سیلابوں اور پانی کے طوفانوں (سونامی) کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت اور اطاعت کو کشتی نوحؑ قرار دے کر نجات کا ذریعہ بیان کیا ہے۔

اگلے چند صفحات میں ہم کئی دیگر اشعار میں ان تلمیحات کا ذکر کریں گے جو بانی سلسلہ کے منظوم کلام درثمین اردو میں پائے جاتے ہیں۔

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اس کی ہمتائی کہاں مقدور انساں ہے

(نظم فضائل قرآن مجید)

اقرار لاعلمی کے الفاظ قرآن مجید کی سورۃ البقرہ کی آیت 33 کے موضوع کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو یہاں سے شروع ہوتی ہے۔ **قالوا سبحٰنک لا علم لنا**

انہوں (فرشتوں نے کہا) پاک ہے تو ہمیں کسی بات کا کچھ علم نہیں، سوائے اس کے جس کا تو ہمیں علم دے، یقیناً تو ہی ہے جو دائمی علم رکھنے والا اور بہت حکمت والا ہے۔

(سورۃ البقرہ 33:2)

اسی نظم کا ایک اور شعر ہے:

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

لولوئے عماں: عمان ایک سمندر کا نام ہے ملک یمن اس کے ایک کنارے پر واقع ہے۔ بحر عمان میں سے نہایت قیمتی موتی اور جواہرات نکلتے ہیں۔ یہ سمندر اپنے اندر ان جواہرات کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

لعل بدخشاں: بدخشاں ترکستان کا مشہور شہر جو ہیروں اور لعل و جواہر کی وجہ سے شہرہ آفاق تھا۔ پرانے وقتوں میں ہیروں کی تجارت کے لئے لوگ دنیا بھر سے بدخشاں جاتے تھے۔ ہر قسم کے قیمتی جواہرات، لعل و زمرد، نیلم و یاقوت وغیرہ بدخشاں سے مل جاتے تھے۔

☆☆☆

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

(نظم اوصاف قرآن)

وہ خدا، اب بھی بنا تا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار
(نظم مناجات اور تبلیغ حق)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نو (9) نشانات کا ذکر کیا ہے۔ان سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا بھی ہے۔اس کا ذکر قرآن مجید میں کئی جگہ ملتا ہے۔مثلاً جب مقدس وادی طویٰ میں اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰؑ سے ہم کلام ہؤا، اور آپ کو رسالت عطا فرمائی تو سورۃ طٰہٰ کی آیت 18 تا 22 میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ اے موسیٰ اس نے کہا یہ میرا عصا ہے۔میں اس پر سہارا لیتا ہوں۔اور اس کے ذریعے اپنی بھیڑ بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔اس (اللہ) نے کہا اسے پھینک دے اے موسیٰ۔پس اس نے پھینک دیا تو اچانک گویا وہ ایک حرکت کرتا ہؤا سانپ بن گیا۔اس نے کہا اسے پکڑنے سے ڈر نہیں۔ہم اسے اس کی پہلی حالت لوٹا دیں گے۔ (سورۃ طٰہٰ 20:18-22)

اس معجزاتی عصا نے فرعون کے دربار میں جادوگروں کے رسیوں سے بنائے ہوئے جعلی سانپوں کو اژدھے کی طرح بن کر نگلا۔اور سمندر کے اوپر مارنے سے حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کو اس وقت رستہ بنا دیا۔جب فرعون اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ آپ کے تعاقب میں تھا۔

مقدس وادی طویٰ میں اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے براہ راست مخاطب ہؤا تھا۔اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ کہتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے والا۔

☆☆☆

مسیحا بھی یہاں تلمیح ہے یعنی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جو روحانی مردوں کو زندہ کرتے تھے۔اور ان کو حیات نو بخشتے تھے۔مسیحا ہم عام طور پر طبیب کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

کیوں بنایا ابن مریم کو خدا
سنت اللہ سے وہ کیوں باہر رہا
(نظم وفات مسیح ناصری)

میں تو آیا اس جہاں میں ابن مریم کی طرح
میں نہیں مامور از بہر جہاد و کارزار
(نظم مناجات اور تبلیغ حق)

ابن مریم ہوں مگر اترا نہیں ہوں چرخ میں
نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کارزار
(نظم مناجات اور تبلیغ حق)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کئی اور نظموں میں بھی ابن مریم کی تلمیح استعمال ہوئی ہے۔ابن مریم سے مراد مریم کا بیٹا یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔جن کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے نبی مبعوث فرمایا۔آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بغیر باپ کے معجزاتی طور پر پیدا ہوئے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے پاکیزہ نبی اور کلمۃ اللہ تھے۔انجیل یعنی بائبل آپ پر نازل ہونے والی الہامی کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو کھلے کھلے دلائل دئے اور روح القدس کے ذریعہ سے آپ کی مدد کی گئی۔لیکن یہودیوں نے آپ کا انکار کر دیا۔آپ کے حواری آپؑ پر ایمان لائے۔یہودیوں نے حضرت مسیح ناصری یعنی حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر لٹکانے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہونے دی۔آپؑ صلیب پر بے ہوش ضرور ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ رکھا۔بعد میں کشمیر جا کر آپ کی طبعی وفات ہوئی۔قرآن مجید کی بہت سی آیات میں ان تمام امور کے شواہد ملتے ہیں۔

☆☆☆

یہی پاک چولہ ہے سکھوں کا تاج
یہی کابلی مل کے گھر میں ہے آج
(نظم چولہ بابا نانک)

اسی کا تھا تو معجزانہ اثر
کہ نانک بچا جس سے وقت خطر

حضرت باوا نانک کا نام نانک چند تھا۔آپ 15 اپریل 1469ء کو تلونڈی رائے بھوئے جس کا موجودہ نام ننکانہ صاحب ہے میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام مہتہ کلیان چند تھا اور والدہ کا نام ترپتا دیوی تھا۔آپ زیارت کعبہ اور حج سے فیض یاب ہوئے اور مسلمان صوفی بزرگوں کے مزاروں پر چلہ کشی کی۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص تجلی کے تحت ایک چولہ عطا فرمایا جس پر آیات قرآنیہ درج تھیں۔آپ اس چولے کو زیب تن فرمائے رکھتے تھے۔یہ چولہ آج بھی پنجاب میں موجود ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں یہ چولہ حضرت بابا نانک کی اولاد میں سے ایک شخص کابلی مل کے گھر میں تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ست بچن (روحانی خزائن جلد 10) میں تفصیل کے ساتھ حضرت باوا نانک کے سوانح اور ان کے مسلمان ہونے کے دلائل کا ذکر فرمایا ہے۔
(روزنامہ الفضل ربوہ۔10 ستمبر 2009ء)

☆☆☆

عیاں کر ان کی پیشانی پہ اقبال
نہ آوے ان کے گھر تک رعبِ دجال
(نظم بشیر احمدؓ، شریف احمدؓ اور مبارکہؓ کی آمین)

دجال وہ ہوشربا فتنہ ہے جس کے شر سے نجات کیلئے مہدی کے ظہور کی رسول کریم ﷺ نے بشارت دی تھی۔دجال کے لغوی معنی جھوٹے اور حقیقت کو ڈھانپنے والے کے ہیں۔ایک ایسی بڑی جمعیت جو اپنی کثرت سے زمین کو ڈھانپ لے یا ایسی جمعیت جو تجارت کا مال اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے۔ آنحضرت ﷺ نے اس امت میں بہت سے دجالوں کا آنا بتلایا ہے۔لیکن ایک بڑے دجال سے اپنی امت کو خاص طور پر خبردار کیا ہے۔بعض لوگ اسے یہود کا کوئی غیر معمولی آدمی گردانتے ہیں اور بعض ایک غیر مرئی مخلوق۔تاہم بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا ہے کہ اس سے مراد عیسائی فتنہ ہے جو مغربی اقوام کے ذریعہ پھیل رہا ہے۔
(روزنامہ الفضل ربوہ۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۹ء)

☆☆☆

ملی یوسف کی عزت لیک بے قید
نہ ہو تیرے کرم سے کوئی نومید
(نظم بشیر احمدؓ، شریف احمدؓ اور مبارکہؓ کی آمین)

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار
(نظم مناجات اور تبلیغ حق)

حضرت یوسف علیہ السلام خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔آپ حضرت یعقوبؑ کے فرزند تھے۔حضرت یوسفؑ کے بارہ میں قرآن مجید کی سورۃ یوسف میں پوری تفصیل موجود ہے۔اس کا آغاز حضرت یوسفؑ کے ایک رویاء سے ہوتا ہے جب آپ نے اپنے والد سے اس رویاء کا ذکر کیا کہ:

اے میرے باپ یقیناً میں نے اپنے رویاء میں گیارہ ستارے اور سورج اور چاند دیکھے ہیں۔اور میں نے انہیں اپنے لئے سجدہ ریز دیکھا۔

اس پر حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ سے فرمایا کہ اس

رویاء کا اپنے بھائیوں سے ذکر نہ کرنا۔

کچھ عرصہ بعد حضرت یوسفؑ کے سوتیلے بھائی تفریحی سفر پر والد سے اجازت لے کر حضرت یوسف کو اپنے ہمراہ لے گئے۔ لیکن راستے میں کنوئیں میں ان کو پھینک دیا۔ وہاں سے انہیں ایک تجارتی قافلے والوں نے پانی نکالتے ہوئے باہر نکالا اور ان کو بازار مصر میں فروخت کر دیا۔ وہاں سے وہ آخر کار عزیز مصر کے ہاں پہنچے جس نے ان کی پرورش کی۔ جب جوان ہوئے تو اس کی بیوی زلیخا نے حضرت یوسفؑ کو ورغلانے کی کوشش کی۔ لیکن حضرت یوسفؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچا لیا۔ حضرت یوسف قید بھی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہاں سے باعزت بریت عطا فرمائی۔ بعد میں آپ خزانہ کے مہتمم (Finance Minister) بنائے گئے۔ وہاں آپ نے اپنے بھائیوں کو شناخت کر لیا اور ان کو معاف کر دیا۔ اور اپنا قمیص دیا کہ واپس جا کر یہ قمیص میرے والد کے سامنے ڈال دینا۔ اس پر اصل حقیقت واضح ہو جائے گی۔ پس جب قافلہ واپس پہنچا تو حضرت یعقوبؑ نے فرمایا:

یقیناً مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے خواہ تم مجھے دیوانہ ٹھہراتے رہو۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے بچھڑوں کو ملا دیا اور حضرت یوسفؑ اپنے والد اور اہل خانہ سے دوبارہ مل گئے۔

☆☆☆

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

(نظم اشاعت دیں بزور شمشیر)

ہر اک بدخواہ اب کیوں روسیہ ہے
کہ وہ مثل خسوف مہر و مہ ہے
سیاہی چاند کی منہ نے دکھا دی
فسبحان الذی اخذی الا عادی

(نظم بشیر احمدؐ، شریف احمدؐ اور مبارکہ کی آمین)

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
مہر و مہ کی آنکھ غم سے ہو گئی تاریک و تار

(نظم مناجات اور تبلیغ حق)

چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغ کسوف
پھر زمیں بھی ہو گئی بے تاب تھرانے کے دن
آسماں میرے لئے تو نے بنا یا خود گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

(نظم انذار و تبشیر)

خسوف و کسوف، سورج اور چاند کے گرہن کو کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریروں اور شعروں میں اپنے زمانہ میں رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج کے گرہن کو اپنی صداقت کا ایک بین ثبوت کہا ہے۔ دراصل خسوف و کسوف کا مہدی کے زمانے میں ہونے کے متعلق دار قطنی صفحہ 188 میں ایک حدیث مبارکہ ہے جس کا اردو ترجمہ یہ ہے: ہمارے مہدی کی صداقت کے یہ دو نشان ہیں اور جب سے خدا نے زمین و آسمان پیدا کئے یہ دو نشان کسی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کو (گرہن کی راتوں 13، 14، 15 میں سے) پہلی رات کو گرہن لگے گا۔ دوسرا نشان یہ کہ اس رمضان میں سورج گرہن کی تاریخوں (یعنی 27، 28، 29 میں سے) درمیانی تاریخ (یعنی 28) کو سورج کو گرہن لگے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں چاند اور سورج کے ان گرہنوں کی حقیقت، اہمیت اور اپنی صداقت کے نشان کے طور پر اصلیت کی پوری تفصیل پیش کی ہے۔

چنانچہ یہ نشان رمضان ۱۸۹۴ء میں مشرقی کرہ ارض میں ظاہر ہوا۔

(دیکھئے اخبار آزاد، 4 دسمبر 1894 نیز اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ 6 دسمبر 1894ء)

پھر انہی شرائط کے ساتھ اگلے سال رمضان کے مہینے میں ہی سورج اور چاند کو دوسری بار گرہن لگا اور یہ گرہن دنیا کے مغربی نصف کرہ میں دیکھا گیا۔ خدا تعالیٰ کی یہ فعلی شہادت یعنی چاند اور سورج کو رمضان کے مہینہ کی مقررہ تاریخوں میں گرہن لگنا حضرت رسول کریم ﷺ کی پیش گوئی پوری ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بین ثبوت ہے۔

☆☆☆

موت لیکھو بڑی کرامت ہے
پر سمجھتے نہیں یہ شامت ہے

(نظم قادیان کے آریہ)

جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

(نظم شان اسلام)

پنڈت لیکھرام ہندوستان کے آریہ سماج فرقہ کا لیڈر تھا، جو بہت گندہ دہن تھا۔ اسلام اور آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک پر رکیک حملے کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے بہت سمجھایا اور ان باتوں سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن وہ شرارت، شوخی، اور بدگوئی میں بڑھتا ہی گیا۔ بانی سلسلہ احمدیہؑ نے اس کے متعلق دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتایا عجل جسد لہ خوار لہ نصب و عذاب یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا، اور رنج اور عذاب مقدر ہے۔ جو اسے ضرور مل کر رہے گا۔

(اشتہار۔ 20 فروری 1893ء)

پھر حضرت اقدس مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر تحریر فرمایا:

اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ یعنی ۲۰ فروری 1893ء سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہو جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر ہیبت الٰہی رکھتا ہو تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ (اشتہار 20 فروری 1893ء)

ایک اور الہام کے الفاظ یہ ہیں۔

یقضی امرہ فی ست

ترجمہ: اس کا معاملہ چھ میں ختم ہو جائے گا۔

(استفتاء۔ روحانی خزائن، جلد 12 اردو، حاشیہ صفحہ 17)

اس کے بعد آپ نے پیشگوئی کی مزید وضاحت کرتے ہوئے، کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ جس دن یہ پیشگوئی پوری ہوگی وہ عید کے دن کے ساتھ ملا دن ہوگا۔ چنانچہ پیشگوئیوں کے پانچ سال کے بعد ایسا ہی ہوا۔ کسی نامعلوم قاتل نے اس کے گھر میں خنجر سے اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے۔ پھر اس کی لاش کو گوسالہ سامری کے طرح ہفتہ کے دن جلا دیا گیا۔ اور راکھ دریا میں ڈال دی گئی۔

☆☆☆

دنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو آب بقا یہی ہے

(نظم شان اسلام)

آب بقا کو آب حیات اور آب حیواں بھی کہتے ہیں۔ سمجھا جاتا ہے یہ وہ پانی ہے جس کے پینے سے آدمی کو ہمیشہ کی زندگی مل جاتی ہے اور افسانوی طور پر مشہور ہے کہ خواجہ خضر اور سکندر اعظم دونوں اس کی تلاش میں نکلے تھے۔ خواجہ خضر نے وہ پی لیا اور سکندر اعظم اس سے محروم رہا۔ غالب نے بھی اس سلسلہ میں یہ شعر کہا ہے:

کیا کیا خضر نے سکندر سے
اب کسے رہ نما کرے ہوئی

☆☆☆

ملتی ہے بادشاہی اس دیں سے آسمانی
اے طالبان دولت ظلِ ہما یہی ہے
(نظم شانِ اسلام)

ظلِ ہما، ہما ایک افسانوی پرندہ ہے۔ قدیم ایرانی داستانوں میں اس کا ذکر بہت ملتا ہے۔ ہما کے بارے میں یہ تصور تھا کہ جس کے سر پر اس کا سایہ پڑ جائے وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔ فارسی اور اردو شاعری میں اس تلمیح کا کثرت سے استعمال ملتا ہے۔

☆☆☆

اے میرے یار جانی کر خود ہی مہربانی
مت کہہ کہ لن ترانی تجھ سے رضا یہی ہے
(نظم شان اسلام)

قرآن مجید کی سورۃ الاعراف کی آیت 144 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر حاضر ہوا، اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو اس نے کہا اے میرے رب مجھے دکھلا دے کہ میں تیری طرف نظر بھر کر دیکھ سکوں۔ اس نے کہا لن ترانی تو ہرگز مجھے نہ دیکھ سکے گا، لیکن تو پہاڑ (کوہ طور ناقل) کی طرف دیکھ، پس اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو پھر تو بھی مجھے دیکھ سکے گا۔ پس جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی کی تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پس جب اسے افاقہ ہوا تو اس نے کہا پاک ہے تو۔ میں تیری طرف توبہ کرتے ہوئے آتا ہوں اور مومنوں میں اول نمبر پر ہوں۔

☆☆☆

فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جاں کنی ہے
عاشق جہاں پہ مرتے وہ کربلا یہی ہے
(نظم شان اسلام)

کربلا کا واقعہ تاریخ اسلام کا ایک بہت دردناک واقعہ ہے جس میں نواسہ رسول ﷺ حضرت امام حسینؓ کو حق وصداقت کی سربلندی کیلئے یزید کے کہنے پر ۷۲ ساتھیوں سمیت کربلا کے میدان (عراق) میں شہید کر دیا گیا۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپؑ نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم سلمہا اور ہمارے بھائی مبارک احمد مرحوم جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں۔ پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے واقعات سنائے۔ آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اور آپ انہیں اپنی انگلیوں کی پوروں سے پونچھتے جاتے تھے۔ اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپ نے بڑے کرب سے فرمایا: ''یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریم ﷺ کے نواسے پر کروایا مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا۔'' اس وقت آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی اور اپنے آقا ﷺ کے جگر گوشے کی المناک شہادت کے تصور سے آپ کا دل بے چین ہو رہا تھا۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ 36،37)

☆☆☆

تناسخ اڑ گیا آئی قیامت
کرو کچھ فکر اب حضرت سلامت
(نظم ہندوؤں سے خطاب)

تناسخ کو آواگون بھی کہتے ہیں۔ یہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ روح اپنی جون تبدیل کر لیتی ہے اور نئی جون اپنا لیتی ہے۔ یعنی انسان کی روح مرنے کے بعد اپنے عملوں اور کرموں کی وجہ سے اچھی یا بری شکل میں چلی جاتی ہے۔ اچھے عمل ہوں تو اگلی جون میں اچھی شکل یا جنس ہوگی نہیں تو بری شکل یا برا جسم مل جائے گا۔ مثلاً اگر عمل برے کرے گا تو ہو سکتا ہے اگلے جنم میں اس کی روح کتے کی جون میں آجائے۔

☆☆☆

الٰہی بخش کے کیسے تھے یہ تیر
کہ آخر ہو گیا وہ ان کا نخچیر
(نظم اللہ تعالیٰ کو خاکساری پسند ہے)

الٰہی بخش بابو اکاؤنٹنٹ کا تفصیلی ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روحانی خزائن جلد 22 تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ 533 میں چمکتا ہوا نشان 198 کے زیر عنوان کیا ہے۔ اس کا ذیلی عنوان ہے:

بابو الٰہی بخش پنشنر لاہور جھوٹا موسیٰ مر گیا۔ یہ شخص پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت مخلصانہ تعلق رکھتا تھا۔ اور بار بار قادیان آیا کرتا تھا۔ آپ کو سچا ملہم خدا تعالیٰ کی طرف سے جانتا تھا۔ خدمت پر مامور رہتا تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لوگوں سے بیعت لینے کے لئے مامور فرمایا، اور قریباً چالیس آدمی یا کچھ زیادہ بیعت میں داخل ہوئے، اور عام طور پر خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق ہر ایک کو سنایا کہ جو شخص ارادت رکھتا ہے بیعت میں داخل ہو۔ تب اس بات کو سنتے ہی الٰہی بخش کا دل بگڑ گیا۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مخالف ہو گیا۔ اور اپنے آپ کو ملہم سمجھنے لگا بلکہ موسیٰ ہونے کا دعویدار ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک کتاب عصائے موسیٰ بھی لکھی اور مخالفت میں بڑھتا گیا۔ آخر کار 7/اپریل 1907ء کو یہ اپنے انجام کو پہنچا۔

☆☆☆☆

سال نو مبارک

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب

رہگزارِ دہر میں ان گنت درخت تھے
کچھ بہار آشنا کچھ سیاہ بخت تھے
ہر مہینہ شاخ سا ہر برس تھا اِک شجر
کچھ تو کٹ کٹا گئے کچھ ہوئے مگر امر
جتنے ان کے پات تھے ہمارے دن اور رات تھے
موسموں کی لہر میں کئی عجائبات تھے
یہی خزاں بہار کا سلسلہ چلا کیا
کروڑ ہا شجر گرے نیا پھر ایک اُگ پڑا
وہی نیا نیا شجر نئی صبح کی بام پر
نئی بہار کو لئے سدا ہوا ہے جلوہ گر
آج ایسا ہی شجر مسرتوں کے گل لئے
اس طرح ہے شادماں جس طرح ہنس دئے
نئے نئے سے پھول یہ نذرِ آنجناب ہیں
قبول کیجئے انہیں دعاؤں کے گلاب ہیں
سالِ نو کے پھول یہ خدا کرے کھلے رہیں
حضور گھر میں آپ کے خوشی کے سلسلے رہیں

آمین

کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مساجد کی تعمیر میں حصہ لینا جنت میں گھر بنانا ہے۔ اگلے چند سالوں میں کینیڈا میں پانچ مسجدیں بنانے کا پروگرام ہے۔ جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقعہ پر نئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ریجائنا، سیسکاٹون اور لائیڈ منسٹر میں مساجد زیرِ تعمیر ہیں اور بریمپٹن کی مسجد کی تعمیر کی اجازت مل چکی ہے اور اس کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ اس کے علاوہ ٹورانٹو ایسٹ کی مسجد بیت الحنیف کو دوبارہ تعمیر کرنا ہے۔ ان تمام مساجد کے لئے تقریباً 23 ملین ڈالرز کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر میں ہر کاوٹ کو خود دور فرمائے اور ان کی تعمیر کے لئے مالی وسائل اپنی جناب سے مہیا فرمائے اور احسن طریق پر ان کی تعمیر وقت کے اندر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اب چونکہ کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کی تعمیر کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ اس لئے نیشنل مساجد فنڈ کی مد میں پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 نومبر 2005ء کے خطبہ جمعہ میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کی یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ:

”ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے۔ عموماً اس خوشی کے موقعہ پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔“

پھر فرمایا کہ:

”اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں۔ ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مد میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے۔ وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارہ میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سے فکروں سے آزاد فرما دے گا۔“

(خطبات مسرور، جلد سوم، صفحہ 665-666)

احباب جماعت اور خواتین سے درخواست ہے کہ جہاں آپ دوسری مدات میں مالی قربانی کرتے ہیں وہاں کینیڈا میں نیشنل مساجد فنڈ میں بھی حسب توفیق رقوم بھجوائیں۔ اسی طرح جب آپ کو کوئی خوشی پہنچے، نئی نوکری میسر آئے، نوکری میں ترقی حاصل ہو، نیا مکان بنانے کی توفیق ملے یا آپ کے بچوں کو اپنے امتحانات میں کامیابی حاصل ہو، ان مواقع پر اس بابرکت مد نیشنل مساجد فنڈ میں حسب توفیق حصہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنیں۔

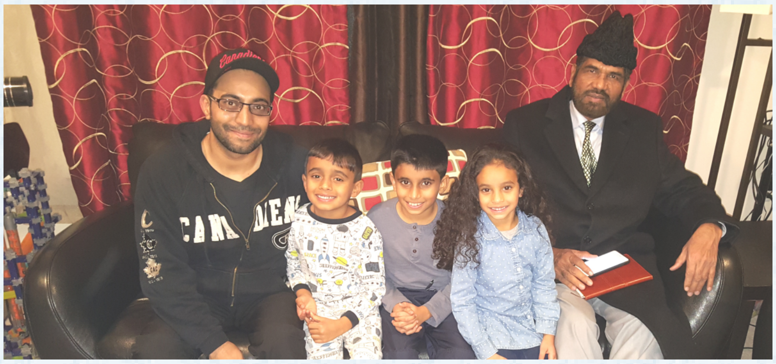

نقد و نظر

پاکستان کے نامور سائنسدانوں کی ادبی خدمات

مکرم محمد زکریا ورک صاحب

نام کتاب: پاکستان کے نامور سائنسدانوں کی ادبی خدمات

مصنف: عمران اختر

پبلشر: ادارہ فروغ قومی زبان، اسلام آباد

سال اشاعت: 2012ء

طابع: الممتاز گرافکس، اسلام آباد

قیمت: 350 روپے

ISBN: 978-969-474-3295

ادارہ فروغ قومی زبان اسلام آباد نے عمران اختر کے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے ایم فل کا پرمغز مقالہ کو کتابی صورت میں شائع کیا۔ مجھے یہ کتاب ارض پاکستان کے ممتاز ماہر بین الاقوامی شہرت یافتہ جینیات دان ڈاکٹر انور نسیم، صدر پاکستان اکیڈیمی آف سائنسز نے کینیڈا کے دورہ کے دوران مرحمت فرمائی تھی۔ خاکسار کو عمران اختر کا پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام پر مقالہ لکھنے، مواد اور حقائق جمع کرنے، حوالہ جات، کتب و رسائل کے حصول اور نظر ثانی کرنے کا موقع ملا جس کا انہوں نے اظہار تشکر میں ذکر کیا ہے۔ تیسرے باب میں پروفیسر ڈاکٹر سلام پر میری کتب و مضامین کے حوالے سے احسن رنگ میں ذکر کیا ہے۔ ڈاکٹر انور نسیم، ستارہ امتیاز کے ساتھ عاجز کی شناسائی گزشتہ 35 سال پر ممتد ہے جب وہ کینیڈا میں فیڈریشن آف پاکستانی سوسائٹیز کے صدر تھے۔ اس کے علاوہ وہ پروفیسر ڈاکٹر سلام کے مداح اور قدر دان بھی ہیں۔ اگست 2016ء میں انہوں نے اسلام آباد میں پروفیسر ڈاکٹر سلام کے 90 سالہ یوم پیدائش پر وسیع پیمانے پر سلام سیمینار منعقد کروایا تھا۔

اس انوکھی، اچھوتی، اور فکر انگیز کتاب کے 268 صفحات ہیں جس میں پاکستان کے تین نامور سائنسدانوں پروفیسر ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی، پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام، ڈاکٹر انور نسیم کی ادب میں خدمات کو تفصیل سے 199 صفحات میں بیان کیا ہے۔ جب کہ پانچویں باب میں اختصار کے ساتھ 8 ادیب سائنسدانوں کے احوال دئے گئے ہیں جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

ڈاکٹر نذیر احمد، ڈاکٹر رضی الدین، میجر آفتاب حسن، عظیم قدوائی، ڈاکٹر صلاح الدین، حکیم محمد سعید دہلوی، ڈاکٹر محمد افضل غوری اور ڈاکٹر خان محمد ساجد۔

پہلے باب ''سائنس اور ادب کے روابط و اشتراکات'' میں مصنف سائنس کے مقصد اور ادب کے مقصد میں فرق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سائنس کا مقصد کائنات کو طبعی قوانین کی روشنی میں دیکھنا، انسانی زندگی کے مسائل، ان کا حل اور پیش آنے والے حالات کا سائنسی طرز فکر کی روشنی میں اندازہ لگانا ہے جب کہ کائنات اور فکر کی تسخیر کا نام ادب ہے۔ ادب منظّم طریقہ کار ہے جس کی مدد سے انسانی ذہن علم و ادراک کی وسعتوں کو ایک نقطہ تک محدود نہیں کرتا بلکہ پوری کائنات کو موضوع بنا کر مرکزی نقطہ فکر کے شعوری حوالوں کو پیش کرتا ہے۔

ادب سائنسی طرز فکر کے دباؤ سے آزاد ہو کر تخلیقی عمل کا نام ہے۔ خیالات جب فکری سطح سے بلند ہو کر سائنسی فکر کے تابع ہو جاتے ہیں تو سائنسی طریقہ کار ایک شخص کو سائنسدان بناتا، جب کہ یہی خیالات ادراک کی جہتوں سے گزر کر عملی صورت میں اظہار پاتے تو ادب تخلیق ہوتا ہے۔

دوسرا باب پروفیسر ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی (1897-1994) کی ادبی خدمات پر ہے۔ ڈاکٹر صدیقی بین الاقوامی شہرت کے حامل سائنسدان، بیک وقت قابل مصور، فلسفی ہونے کے علاوہ شعر و ادب پر بھی دسترس رکھتے تھے۔ وہ موسیقی کے دلدادہ، شطرنج ڈوب کر کھیلتے، اور کرکٹ سے بھی شغف رکھتے تھے۔ ضخیم سے ضخیم کتاب چند گھنٹوں کے مطالعہ کے لئے کافی ہوتی تھی۔ آپ ادب کے قدر دان تھے، خود مقتدر شاعر تھے اور آپ کو فارسی شاعری بہت پسند تھی۔ ان کی مصوری کی نمائش امریکہ، پاکستان، ہندوستان اور جرمنی میں ہوئی۔ حالانکہ کیمسٹری میں FRS تھے مگر فنون لطیفہ اور مصوری میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کو رائیل سوسائٹی کا فیلو پروفیسر ڈاکٹر سلام کی سفارش پر بنایا گیا تھا۔ پروفیسر ڈاکٹر صدیقی پہلے سائنسدان تھے جس نے نیم کے درخت سے اینٹی فنگل، اینٹی بیکٹیریئل، اینٹی وائرل اجزاء 1942ء میں حاصل کئے جس کی بناء پر آپ کو آرڈر آف برٹش ایمپائر کا ایوارڈ دیا گیا۔ زندگی میں 300 ریسرچ پیپرز اور 40 پیٹنٹ درج کروائے۔ آخر پر آپ کی زندگی کے اہم واقعات سن وار دینے کے بعد 55 حوالہ جات دئے گئے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ایک مستند اور باوثوق کتاب ہے۔

تیسرے باب کا تعلق پاکستان کے بابائے سائنس نوبیل انعام یافتہ پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام (1926-96) کی ادبی خدمات سے ہے۔ پروفیسر عبد السلام تیسری دنیا کے انسانوں کے واحد نمائندہ کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ وہ نوع انسانی کو دائمی زندگی بہم پہنچانے میں علم، فکر، کردار، قربانی اور خلوص نیت جیسے اوصاف کریمانہ سے متصف تھے۔ نہ صرف یہ کہ وہ طبیعات دان تھے بلکہ وہ ایسے ادارہ کی حیثیت رکھتے تھے جس نے مشرقی اقوام کو مغرب کی سائنسی ترقیات اور سائنسی منظر نامے سے متعارف کروایا۔ نیز انہوں نے برصغیر پاک و ہند کے سائنسدانوں اور مفکروں کو نئے سائنسی ماحول میں سانس لینے کا جواز فراہم کیا۔ تعلیمی میدان میں ان کی پے در پے کامیابیوں، سائنس میں ان کی غیر معمولی دلچسپی اور لگن کو بیان کرتے ہوئے ان کی ادبی زندگی کی جھلکیاں پیش کی گئی ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر سلام نے پہلا سائنسی مضمون 1943ء میں اور آخری 1993 میں سپرد قلم کیا۔ ان کی تحریروں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلی وہ جن کا تعلق تھیوریٹکل فزکس سے ہے اور

دوسرا جن کا تعلق پاکستان میں سائنس کی ترقی وفروغ اور تیسری دنیا میں سائنس کے احیاء سے ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام سائنسدان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اعلیٰ پایہ کے دانشور اور فلسفیانہ ذہن رکھنے والے انسان تھے۔ ان کی باتوں سے فلسفیانہ افکار اور روایات کی خوشبو آتی تھی۔ وہ ایک حساس اور دردمند دل رکھنے والے انسان تھے جس کا دل تیسری دنیا کی پسماندگی کو دیکھ پریشان ہوتا تھا۔ اکثر سائنسدان خود کو کسی ایک فیلڈ تک محدود کرلیتے ہیں مگر وہ ایک ایسی شخصیت کے مالک تھے جنہوں نے نہ صرف سیاسی طور پر بلکہ سائنسی طور پر بھی پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کے ساتھ اپنی وابستگی ہمیشہ برقرار رکھی۔ ان کی بھرپور کوشش رہی کہ تیسری دنیا کے ممالک آپس میں مل جل کر ٹیکنالوجی کی ٹرانسفر کی بجائے خود سائنسی تعلیم اور فکر کو اپنے ملکوں میں روشناس کرائیں۔ انہوں نے بار ہا سائنس کے حوالہ سے پاکستان میں ٹیکنالوجی کی منتقلی کی بجائے سائنس کے رواج پر زور دیا۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو بچپن ہی سے ادب سے لگاؤ تھا۔ نہ صرف آپ تحریر کے میدان کے شہسوار تھے بلکہ ایک قادر الکلام انشاء پرداز بھی تھے۔ ان کی اعلیٰ ظرفی، بصالت فکر اور وسیع النظری کا ایک عالم معترف تھا۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں آپ کالج کے میگزین راوی کے ایڈیٹر تھے۔ سائنس کے میدان میں آپ 250 تحقیقی مقالہ جات لکھے۔ اور ایک درجن سے زیادہ کتابیں تالیف کیں۔ آپ کی شاہکار کتاب Ildeals and Realities آئیڈیلز اینڈ ریلیٹیز کا ترجمہ دنیا کی متعدد زبانوں میں ہو چکا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام سائنس میں اپنی دماغی اور ذہنی مصروفیات اور تناؤ کو کم کرنے کے لئے اکثر اوقات شاعری اور ادب کو اپنے لیکچرز میں شامل کر لیتے تھے۔ آپ فطرت کے نادر نمونوں کو سائنسی آنکھ سے دیکھنے اور ان کے حقائق کو ادب کی زبان میں بیان کرنے کا ایک ہنر اور فن رکھتے تھے۔ ان کی تحریر کا اسلوب دلفریب تھا۔ مضامین میں ادبی چاشنی اور دلکشی پیدا کرنے کی طرف خصوصی توجہ دیتے تھے۔ ان کی مکتوب نگاری غالب سے متاثر تھی۔ مکتوب الیہ سے گفتگو کا آغاز کرتے اور ظرافت کی چاشنی کا بھی اضافہ کردیتے تھے۔ تاریخ نگاری میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔

چوتھے باب کا عنوان ڈاکٹر انور نسیم کی ادبی خدمات ہے۔ اس علم دوست، ادب دوست، انسان دوست کا شمار عالمی سطح پر جانے پہچانے سائنسدانوں میں ہوتا ہے۔ سائنس میں مصروفیات کے باوجود اردو ادب ادیبوں سے روابطہ استوار رکھتے۔ آپ بین الاقوامی شہرت یافتہ جینیات دان ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی کا کہنا تھا کہ ادب اور سائنس میں حس حسن، قدر مشترک ہے۔ ادب اور سائنس کی اس قدر مشترک پر انور نسیم پورے اترتے ہیں۔ ایک افسانہ نگار کی حیثیت سے آپ نے جو لکھا وہ حقیقت کے قریب تر ہو کر لکھا۔ ان کے افسانوں کے کردار وہ خود ہیں۔ ان کے لہجے سے ہمیشہ سرشاری اور بلند آہنگی کی مہک آتی ہے۔ سائنس اور ادب میں ان کی دلچسپی متوازی خطوط پر استوار رہی۔

ڈاکٹر نسیم (ولادت 1935ء) نے خاکسار کو اپنے افسانوں کا مجموعہ ”وہ قربتیں یہ فاصلے“ عنایت فرمایا۔ آپ کی افسانہ نگاری کے متعلق سید ضمیر جعفری نے کہا تھا کہ ان کی تحریروں میں ذہانت کی چمک، اخلاص کی خوشبو اور نگارش کی دل موہ لینے والی چاشنی ہوتی ہے۔ پاکستان کے نامور ادیبوں اور دانشوروں ضمیر جعفری، فیض احمد فیض، منیر نیازی، انتظار حسین، جمیل الدین عالی، شہزاد احمد، احمد ندیم قاسمی، مسعود مفتی کے ساتھ ان کے ذاتی اور ادبی تعلقات برسوں پر محیط ہیں۔

کینیڈا میں 23 سال قیام کے بعد سعودی عرب کے شاہ فیصل ہسپتال میں پرنسپل سائینٹسٹ رہے۔ غیر ممالک میں 31 سال کے قیام کے بعد آپ 1993ء میں پاکستان واپس چلے گئے۔ گزشتہ کئی سالوں سے آپ پاکستان اکیڈیمی آف سائنسز کے صدر ہیں۔ آپ تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی کے ممبر ہیں۔ 2016ء میں آپ نے ڈاکٹر سلام کے نوے سالہ یوم پیدائش پر پورے تزک واحتشام کے ساتھ سلام کانفرنس کا اہتمام اسلام آباد میں کیا۔

پانچویں باب میں مسلمانوں کی سائنسی ترقی تاریخی تناظر بیان کرنے کے بعد پاکستان کے جن ادیب سائنسدانوں کے مختصر سوانحی خاکے دئے گئے ہیں وہ یہ ہیں: ڈاکٹر نذیر احمد، ڈاکٹر رضی الدین، میجر آفتاب حسن، عظیم قدوائی، ڈاکٹر صلاح الدین، حکیم محمد سعید دہلوی، ڈاکٹر محمد افضل غوری، ڈاکٹر خان محمد ساجد وغیرہ۔

کتابیات کے ضمن 50 اردو کتابوں، 13 انگریزی کتابوں 22 رسائل اور اردو اخبارات، 8 رسائل وجرائد کے نام اور مستند حوالے دئے گئے ہیں۔ جن افراد کے انٹرویوز کئے گئے ان کے نام درج ہیں نیز انٹرنیٹ کے جن ذخائر سے استفادہ کیا گیا وہ بھی دئے گئے ہیں۔

غرضیکہ یہ ایک نہایت مفید اور جامع کتاب ہے۔ یہ میری پسندیدہ کتابوں میں سے ایک ہے۔ اگرچہ اس کتاب کا سرورق اور پرنٹنگ معمولی ہے۔

سالِ نو

مکرم محمد ہادی مونس صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

آیا ہے سالِ نو نئی بادِ بہار سے
ہے اس کی ابتدا نئے لیل و نہار سے

امسال دیکھتا ہوں میں شمس و قمر نئے
موسم بھی خوشگوار نئے برگ و بار سے

ہم نے فیوض پائے مسیح الزمان سے
بہتر ہیں یہ فیوض لعلِ آبدار سے

آ کہ نعمتوں سے خوب مستفیض ہوں
ملتا نہیں یہ مال و زر دکّان دار سے

حضرت خلیفۃ المسیح کے سایہ کے تلے
خوشخبریوں کا سال ہے قدرت کے کار سے

ہم کو ملی ہیں کامیابیاں نئی نئی
اعداء سے بن نہ پائے گی، ہیں بیقرار سے

تکمیلِ آرزو ہوا کرتی ہے وقت پر
تھکنا نہیں ہے اپنی مساعی کے بار سے

تھامو حسین پرچمِ اسلام چل پڑو
پیغامِ حق نشر کرو صبر و پیار سے

اب دیکھئے گا سال بھر منظر نئے نئے
مونسؔ سجے گا احمدی پھولوں کے ہار

گذشتہ سال ہمیں زخم جو بھی دے گیا
خدا کرے کہ نیا سال ، مندمل کر دے

آیا نہیں وہ رہ گئے رستے سجے سجائے
یہ سال بھی گزر گیا ہرسال کی طرح

جلسہ سالانہ کینیڈا ء 2016 : مستورات کے جلسہ گاہ کی چند جھلکیاں

محترمہ فرخ دلدار صاحبہ

جماعت احمدیہ کینیڈا کا چالیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 7، 8 اور 9 اکتوبر 2016ء کو انٹرنیشنل سنٹر ائیر پورٹ روڈ مسی ساگا میں اپنی شاندار روایات کے ساتھ بڑی کامیابی اور کامرانی سے منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔

اس جلسہ سالانہ کی اہمیت اور افادیت اس پہلو سے بہت خاص تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ کینیڈا کی گولڈن جوبلی تقریبات کے موقع پر ورودِ مسعود بہت ہی بابرکت اور عظیم الشان فتوحات کا پیش خیمہ تھا۔ جس کی وجہ سے یہ جلسہ واقعی ایک سنہری اور تاریخی حیثیت اختیار کرگیا۔ اس سال 25,960 افراد نے جلسہ میں شرکت کی جو اب تک کے جلسوں میں سب سے زیادہ تھی۔ جب کہ عورتوں کی تعداد 12,709 تھی۔ اس جلسہ میں 32 ممالک کے 4,319 احباب نے شرکت کی اور اپنے ممالک کی نمائندگی کی۔

7/ اکتوبر 2016ء بروز جمعۃ المبارک مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز تہجد و فجر کے ساتھ جلسہ کے پروگرام کا بابرکت آغاز ہوا۔

جلسہ سالانہ کے دیگر پروگرام انٹرنیشنل سنٹر مسی ساگا میں منعقد ہوئے۔ صبح ساڑھے دس بجے رجسٹریشن کا آغاز ہوا اور دور و نزدیک کے شرکاء کی آمد سے جلسہ کی گہما گہمی کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اڑھائی بجے دوسری اذان کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو خاص طور پر فرمایا:

جلسہ پر آنے کا مقصد تبھی پورا ہوگا جب خطبہ میں بیان ہونے والی باتیں بھی سنیں اور تمام مقررین کو بھی سنیں۔ بہت سی باتیں ایمان کو بڑھانے والی ہوتی ہیں اُن کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

حضورِ انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے جس میں حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کی تعلیم کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔ تم اپنی زندگی میں حضرت محمد ﷺ کا پاک نمونہ دکھاؤ اور وہی حالت پیدا کرو، نیک بنو، متقی بنو اور دعاؤں میں وقت گزارو۔

حضور انور نے فرمایا:

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے اور عمل صالح وہ ہے جس میں فساد، ظلم، عُجب، ریا، تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ خاص طور پر اِن دنوں میں بہت زیادہ استغفار کریں۔

اس خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔ بعد ازاں نماز جمعہ اور نماز عصر باجماعت ادا کی گئیں۔

اس کے بعد کھانے کا سلسلہ شروع ہوا اور شام ساڑھے چار بجے مردانہ جلسہ گاہ سے پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا جو مستورات کی طرف بھی براہ راست نشر ہوا اور بڑے سائز کی سکرینوں پر دیکھا گیا۔

دوسرا دن۔ 8/ اکتوبر بروز ہفتہ ۔جلسہ مستورات

صبح 10 بجے مردانہ جلسہ گاہ سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ پونے گیارہ بجے حضور انور محترمہ صدر صاحبہ اور دیگر عہدیداران کے ساتھ اسٹیج پر تشریف لائے اور نعروں سے جلسہ گاہ گونج اُٹھا۔ مسرت و انبساط کی ایک لہر ہر طرف دوڑ گئی۔ کچھ دیر بعد محترمہ بیگم صاحبہ بھی امیر صاحب کینیڈا کی بیگم کے ہمراہ تشریف لائیں۔ اور کاروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔

محترمہ طلعت صادق صاحبہ نے سورۃ الفرقان کی آیات 70 تا 78 کی تلاوت کی جس کا ترجمہ محترمہ منصورہ روؤف صاحبہ نے پیش کیا۔ بعد ازاں محترمہ صبیحہ صاحبہ نے کلام حضرت مصلح موعودؓ خوبصورت ترنم سے سنایا۔

بابِ رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائے گا

تقریب تقسیم تعلیمی ایوارڈز

جس کے فوراً بعد تقسیم اسناد کی تقریب عمل میں آئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بیگم صاحبہ نے 61 ہونہار طالبات میں ایوارڈز تقسیم فرمائے۔ الحمدللہ۔

حضور انور کا ایمان افروز خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات سے نہایت پُر معارف خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

کہ اس بگڑے ہوئے معاشرے میں بچوں کی اچھی تربیت احمدی عورت کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج اور اس کی اہم ذمہ داری ہے۔ جو مائیں بچپن سے اپنے نمونے بچوں کے سامنے رکھتی ہیں، بچوں کے معاملات میں حکمت سے نظر رکھنے والی ہیں۔ ان کے بچے ہر اچھی اور بری بات گھر آ کر اپنی ماؤں سے شیئر کرتے ہیں اور مائیں پھر حکمت سے جواب بھی دیتی ہیں۔ ایسی ماؤں کے بچے پھر ماحول کے اثر میں نہیں آتے اور جوانی میں بھی ماحول کی برائیوں سے بچنے والے ہوتے ہیں۔ اور جو مائیں بچوں کے معاملات میں دلچسپی نہیں لیتیں بلکہ سختی سے کام لیتی ہیں۔ ان کے بچوں کو گھر سے زیادہ باہر کا ماحول زیادہ اچھا لگتا ہے۔ دین سے زیادہ دنیا ان کی نظر میں زیادہ اچھی لگتی ہے۔

اس ایمان افروز خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کرائی اور مستورات کے جلسے کے پہلے حصے کی کاروائی اختتام کو پہنچی۔

اس کے ساتھ ہی پُر جوش نعروں اور خوبصورت ترانوں کا ایک پُر اثر اور پیارا سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں ناصرات و لجنہ کے نو (9) گروپس نے اپنے ترانے سنائے جن میں شامی، بنگلا دیش، گھانا، عائشہ اکیڈمی اور واقفاتِ نو طالبات شامل تھیں۔ نہایت محبت بھرے اور جذبوں سے بھرپور یہ ترانے ماحول کو گرما رہے تھے۔

یادرہے مستورات کے اس اجلاس کی کاروائی براہ راست مردانہ جلسہ گاہ میں نشر ہوئی۔

نمازیں

حضور کی امامت میں ظہر وعصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد دوپہر کے کھانے کا وقفہ ہوا۔

تیسرا اجلاس

شام چار بجے بروز ہفتہ تیسرے اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ جس کی صدرات جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب کی بیگم محترمہ امتہ المصور صاحبہ نے کی۔ آپ کے ساتھ اسٹیج پر محترمہ صاحبزادی یاسمین ملک صاحبہ اور محترمہ امتہ لسلام ملک صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا ساتھ تشریف فرما تھیں۔

محترمہ حافظہ امتہ السلام صاحبہ کی تلاوتِ قرآن کریم سے اس اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ جس کا ترجمہ محترمہ آسیہ نثار صاحبہ نے پیش کیا۔ محترمہ خولہ میاں صاحبہ نے قصیدہ کے اشعار سنا کر ایک پُر تقدس ماحول پیدا کر دیا۔

سلسلہ تقاریر

اس اجلاس میں چار پُر مغز تقاریر پیش کی گئیں۔

☆ سب سے پہلے محترمہ امتہ الرفیق ظفر صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے ''ذکرِ الٰہی اور اس کی برکات'' کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 42 اور 43 کی تلاوت کی اور بتایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کو بہت یاد کیا کرو اور صبح اور شام اُس کی تسبیح کرو۔

اسی طرح ایک حدیث میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے تمام بہترین اعمال میں سے سب سے اونچا مقام ذکر الٰہی کا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حقیقی ذکر چار ہیں۔ پہلا نماز، دوسرا قرآن پڑھنا، تیسرا صفات باری تعالیٰ کا بیان تکرار سے کرنا اور اُن کا اقرار کرنا۔ چوتھا خدا تعالیٰ کی صفات کا جلوت وخلوت میں ہر ممکن اظہار کرنا۔

ذکر الٰہی سے بندہ مومن پر رؤیا اور کشوف اور الہام کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ ایک روحانی انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اُس کی کمزوریاں ڈھانپ دی جاتی ہیں۔ وہ آفات وآلام ومصائب سے بچ جاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اُس کا دل مضبوط ہو جاتا ہے۔ ثباتِ قدم نصیب ہوتا ہے۔ اُس کے اندر مقابلے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر کامیابی اُس کے قدم چومتی ہے، سچ ہے۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

☆ اس اجلاس کی دوسری تقریر محترمہ ڈاکٹر نگہت محمود صاحبہ نے ''خلافت، حبل اللہ'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے خلافت کی برکات پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ تم حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی روحانیت کے سامان اُس کی بہتری کے لئے مہیا فرمائے۔ جس طرح ظاہری نشو ونما کے لئے کھانے اور دوسری ضروریات کی موجودگی ضروری ہے۔ اسی طرح روحانی مائدہ کا وجود بھی اس حبل اللہ سے وابستہ ہے۔ اور یہ خلافت سے ہی ممکن ہے۔

آپ نے کہا کہ خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو انبیاء کی جگہ آتے ہیں اور اُن کی روشنی کو پھیلاتے ہیں۔ سورۃ النور کی آیت 56 بھی اس بات کی نشان دہی کرتی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد خلافتِ راشدہ قائم ہوئی اور اب آپؐ کے بروز خاتم الخلفاء، حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، ان کے بعد خلافتِ احمدیہ کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ تمام حقیقت رسالہ الوصیت میں مذکور ہے۔

آپ نے کہا کہ یہ حبل اللہ کیا ہے؟ خلیفہ وقت سے تعلق اور اُس کی ہدایات ونصائح پر عمل کرنا ہے۔ جیسے بہت سے دھاگے مل کر ایک رسی بنتی ہے اسی طرح خلافت سے تعلق اور وابستگی سے ایک روحانی رسی بنتی ہے جو ہمیں مضبوطی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ باندھ دیتی ہے۔

خلافت کے ساتھ بچوں کا مضبوط تعلق قائم کرنا ماؤں کی ذمہ داری ہے۔ اگر مائیں خلیفہ وقت کی باتوں پر عمل کرنے والی ہوں گی تو ان کی نسلیں بھی اس حبل اللہ سے بندھی ہوئی ہوں گی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمہی سے ایک وجود ہے جو تمہارے لئے شفقت اور ہمدردی محسوس کرتا ہے۔ تمہارے دکھ کو اپنا دکھ گردانتا ہے۔ ایک جوش سے تمہارے لئے دعائیں مانگتا ہے۔ مگر خلافت سے باہر رہنے والوں کے لئے ایسا کوئی وجود نہیں۔

منظوم کلام

ان کی تقریر کے بعد محترمہ مطہرہ عزیز صاحبہ نے محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ کا مایہ ناز کلام ترنم سے پیش کیا۔

ہر ایک کو اس سائے میں ملتی ہیں پناہیں، ہے اتنا حسین دیکھو تو دامانِ خلافت

☆ اس اجلاس کی تیسری تقریر ''حضرت اماں جانؓ کی سیرت'' پر تھی جو محترمہ ڈاکٹر امتہ القدوس فرحت صاحبہ نے کی۔

حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ مبارکہ تھیں۔ آپؓ 1865ء میں سادات گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ اس طرح آپ کا خاندان دسویں پشت میں حضرت میر درد اور انچاسویں پشت میں حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ سے جا ملتا ہے۔

آپؓ کی شادی حضرت مسیح موعود علیہ اسلام سے الہامی تحریکات کی بدولت ہوئی۔ اس نئی زوجہ کو ایک الہام میں اُشکر نعمتی رَایت خدیجتی خدا تعالیٰ نے خدیجہ کہہ کر پکارا۔

پھر فرمایا کہ یہ بیوی مبارک نسل کی ماں ہوگی۔ جس سے حمایت اسلام کی بنیاد پڑے گی۔ اس نسل سے وہ شخص بھی پیدا ہوگا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اور یہ نسل ملکوں میں پھیل جائے گی۔ یہ ذریت منقطع نہیں ہوگی اور ہمیشہ سرسبز رہے گی۔

حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نوعمری کے باوجود اعلیٰ سیرت کا مظاہرہ کیا۔ آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی بیوی اور بچوں سے ملنا شروع کیا۔ اور ہمیشہ اُن سے حسن سلوک سے پیش آتی رہیں اور اُن کی بیماری میں تیمارداری کرتی رہیں۔

آپؓ نماز روزہ کی پابند، تہجد گذار، قرآن مجید کی تلاوت کرنے والی اور اُس کو سمجھنے والی تھیں۔ اور باقی اوقات میں ذکر الٰہی کرنے والی تھیں، انتہائی دعا گو بزرگ خاتون مبارکہ تھیں۔ آپؓ نے اپنی اولاد کی بہترین تربیت کی اور اپنی بیٹی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کو شادی سے قبل بہترین نصائح سے نوازا۔

آپؓ نے ہر طرح کی تحریکات میں حصہ لیا، اپنا زیور اور اپنی جائیداد پیش کی۔ آپؓ کا نمایاں وصف غریبوں اور کمزوروں کی دیکھ بھال تھا۔ آپؓ رسومات سے نفرت کرتیں۔ روزانہ تین چار میل پیدل چلتیں۔ آپؓ لجنہ اما اللہ کی مربیہ ومحسنہ تھیں۔ آپؓ کی وفات 20 اپریل 1952ء کو ربوہ میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

منظوم کلام

اس تقریر کے بعد حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کلام محترمہ مدیحہ مبارک صاحبہ نے پیش کیا۔

(باقی صفحہ 26)

بقیہ از عہدِ بیعت اور عہد کی تاریخ

''پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو قدرتِ ثانیہ سے چمٹ کر اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کریں آج ہم نے عیسائیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ ہندوؤں کو بھی اور ہر مذہب کے ماننے والے کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ یہ خلافت احمدیہ ہے جس کے ساتھ جڑ کر ہم نے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو بھی مسیح و مہدی کے ہاتھ پر جمع کرنا ہے۔

پس اے احمدیو! جو دُنیا کے کسی بھی خطۂ زمین میں یا ملک میں بستے ہو۔ اس اصل کو پکڑ لو اور جو کام تمہارے سپرد امام الزمان اور مسیح و مہدی نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر کیا ہے۔ اسے پورا کرو۔ جیسا کہ آپ علیہ السلام نے ''یہ وعدہ تمہاری نسبت ہے'' کے الفاظ فرما کر یہ عظیم ذمہ داری ہمارے سپُرد کر دی ہے۔ وعدے پورے ہونے ہیں جب ان کی شرائط بھی پوری کی جائیں۔....

آج اس مسیح محمدی کے مشن کو دُنیا میں قائم کرنے اور وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا حل صرف اور صرف خلافتِ احمدیہ سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے۔ اور اسی سے خدا والوں نے دُنیا میں انقلاب لانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو مضبوطی ایمان کے ساتھ اس خوبصورت حقیقت کو دُنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔''

(ماہنامہ احمدیہ گزٹ۔ مئی و جون 2008ء، صفحہ 13-14)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے یہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از مستورات کے جلسہ گاہ کی چند جھلکیاں

مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے

☆ اس اجلاس کی آخری تقریر محترمہ امۃ السلام ملک صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ کینیڈا کی تھی۔

آپ نے کہا کہ قرآن کریم کی تعلیمات سراسر خیر اور تا ابد رہنے والی ہیں۔ جس میں انسانی زندگی کی تمام ضروریات اخلاقی، روحانی، تمدنی، مالی، فوجداری، زراعت، صنعت و تجارت، اعتقادات و معاملات غرضیکہ ہر قسم کی رہنمائی موجود ہے جو کہ صرف اور صرف قرآن کریم کو پڑھنے، غور و تدبر کرنے اور پھر اُس پر عمل پیرا ہونے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

آپ نے قرآنی تعلیم کے بارہ میں کہا کہ قرآن شرک سے سختی سے منع کرتا ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے بیٹے کو شرک سے بچنے کی تاکید کی اور کہا کہ یہ ناقابل معافی گناہ ہے۔ اسی طرح نماز کو چھوڑنا بھی انسان کو کفر و شرک میں مبتلا کر دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ خواتین کو اپنی نمازوں کی ادائیگی کا خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ یہ اُن کی نسلوں کی جنت میں جانے کی ضمانت بن جاتی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ روزِ حساب سب سے پہلے نماز کی پُرسش ہوگی۔ تیسرا حکم قرآن کریم میں خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ نظامِ وصیت بھی نفاقِ فی سبیل اللہ کا ایک ثمر بار باغ ہے جو جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔

قرآن کریم کا ایک اور حکم اپنی نسلوں کی قرۃ العین ہونے کی دعا ہے۔ جو مائیں نمازی ہوں، نظام جماعت کی اطاعت کرنے والی اور دعا گو ہوں، اُن کے بچے دین کی طرف زیادہ رغبت رکھتے ہیں۔

سورۃ النور میں مومن عورتوں کو حیا اور پردہ کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے تقدس کی حفاظت کرنے والی ہوں۔

احکام ربانی کو سمجھنے اور اُن پر عمل پیرا ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً یعنی سب کے سب خدا تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔ خدا تعالیٰ کی رسی کیا ہے؟ قرآن کریم پڑھنا، اُس پر عمل کرنا اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر عمل کرنا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے بتائے ہوئے رستوں پر چلنا ہے۔ آج کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود اور خلافت ہی حبل اللہ ہے۔

یہ خلافت ہی ہے جو ہمیں آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہوگی۔ قرآن کریم کی حکومت قائم کرنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے حصن حصین حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ اسلام پر ڈالی ہے۔ چنانچہ ہمیں قرآنی تعلیم پر تدبر اور عمل کرنا ہے جو کہ اسلامی تعلیمات کی بنیاد اور مخزن ہے۔

محترمہ صدر صاحبہ کی تقریر کے ساتھ ہی مستورات کے جلسہ گاہ کے باضابطہ پروگرام کا اختتام ہوا۔

اختتامیہ

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی جلسہ گاہ مستورات سے پیش کی جانے والی تلاوت نظم اور اُن کے تراجم نیز تمام تقاریر کے ساتھ خوبصورت سلائڈز بھی پیش کی جاتی رہیں۔ جو ہمیشہ کی طرح پروگرام کو دلچسپ بناتی ہیں۔ جلسہ کے مقاصد کے حصول کا سبب بنتی ہیں۔

9 اکتوبر بروز اتوار آخری اجلاس کی کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے مستورات کے جلسہ گاہ میں براہ راست نشر ہوئی۔

''فطرت سے ہم آغوش ہوئی وقت کی آواز''
جب چھیڑے مُغنی نے نئے گیت۔ نئے ساز

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں جلسہ سالانہ کی جملہ برکات اور فیوض سے مالا مال فرمائے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تمام دعائیں جو آپؑ نے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کے لئے کی ہیں، ہمیں ان کا وارث بنائے۔ آمین

بقیہ از دعائے مغفرت

☆ محترمہ سعیدہ بیگم تنویر صاحبہ

24 نومبر 2016ء کو محترمہ سعیدہ بیگم تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسلام اعوان صاحب مرحوم ربوہ 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 25 نومبر کو مکرم مولانا محمد الدین نازؔ صاحب نے مسجد مبارک میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا کرامت اللہ صاحب نے دعا کروائی۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرنے والی دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کو اپنے حلقہ میں 25 سال تک مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کینیڈا میں بھی ایک عرصہ تک مقیم رہیں۔

آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ مکرم مدثر احمد اعوان، ویسٹن اور محترمہ سمیرا اقبال صاحبہ سینٹ کیتھرین کی والدہ تھیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

ایک تصحیح

احمدیہ گزٹ کینیڈا نومبر 2016ء کے صفحہ 35 پر مکرم مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس کی اپنی غلطی کی وجہ سے اُن کے پوتے کا نام ''آزان اعظم بیگ'' شائع ہو گیا تھا جب کہ اس بچے کا صحیح نام ''آذان اعظم بیگ'' ہے۔ یہ مکرم مدثر اعظم بیگ صاحب اور محترمہ پرنیاں حسینی صاحبہ کا بیٹا ہے۔ احباب نوٹ فرما لیں۔

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ

11 دسمبر 2016ء کو محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری اعجاز احمد بسرا صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس 67 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 12 دسمبر 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز عشاء کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 13 دسمبر کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد عبدالرشید یحییٰ صاحب نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم چوہدری اعجاز احمد بسرا صاحب کے علاوہ ایک بیٹا مکرم نعمان احمد صاحب، دو بیٹیاں نادیہ اعجاز صاحبہ اور محترمہ عائشہ حنا صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم عبدالقادر خرم رانا صاحب

12 دسمبر 2016ء کو مکرم عبدالقادر خرم رانا صاحب، برامپٹن سپرنگ ڈیل حلقہ اچانک حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی عمر 36 سال تھی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 16 دسمبر 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 17 دسمبر کو برامپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ شدید سردی کے باوجود دونوں مواقع پر کثرت سے دوستوں نے شرکت کی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃ العزیز گل صاحبہ، ایک بیٹا مکرم احسان احمد رانا صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ عطیہ کنول رانا صاحبہ اور ناجیہ رانا صاحبہ کے علاوہ مکرم عبدالمنان رانا صاحب والد اور محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ والدہ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم حامد لطیف بھٹی صاحب

13 دسمبر 2016ء کو مکرم حامد لطیف بھٹی صاحب، بریڈفورڈ 69 سال کی عمر میں پاکستان میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 21 دسمبر 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز عشاء کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 22 دسمبر کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم کو مختلف حیثیتوں سے جماعت احمدیہ کینیڈا کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ مجلس انصاراللہ کینیڈا کے مجلس عاملہ کے رکن اور جلسہ سالانہ کے ایام میں ناظم مہمان نوازی کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ کو احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ابتدائی ایام میں اس کی کتابت کی توفیق ملی۔ آپ ایک فرض شناس، محنتی، مخلص، خلیق، ملنسار، خوش لباس اور خوش مزاج انسان تھے۔ مہمان نوازی ان کا خاص وصف تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم عظمت محمود بھٹی صاحب ملٹن، مکرم حشمت مسعود بھٹی صاحب کیلگری اور دو بیٹیاں محترمہ ملکہ فہیمہ بھٹی صاحبہ اور محترمہ شہزادی ثمینہ بھٹی صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ صاحبزادی محترمہ اسماء طاہرہ احمد صاحبہ

23 دسمبر 2016ء کو صاحبزادی محترمہ اسماء طاہرہ احمد صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب مرحوم، احمدیہ ابوڈ آف پیس 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی نعش ربوہ لے جائی گئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 13 دسمبر 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر و عصر کے بعد بی بی اسماء طاہرہ احمد صاحبہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں امریکہ سے آئے ہوئے اعزہ واقارب اور دیگر بہت سے احباب جماعت نے شرکت کی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹی لے پالک محترمہ عائشہ احمد صاحبہ امریکہ، دو بہنیں محترمہ راشدہ منصور صاحبہ اہلیہ مکرم روف احمد ملک صاحب ویسٹن اور محترمہ شاہدہ احمد صاحبہ اہلیہ منصور احمد صاحب امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحومہ، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت آپا جان کی مومانی، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو، محترمہ صاحبزادی بی بی امۃ الجمیل صاحبہ کی بھاوج اور مکرم مولوی عبدالباقی صاحب مرحوم، کنری، سندھ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ ادارہ اس سانحہ کے موقع پر خاندان اور دیگر تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم ملک ظہور احمد صاحب

21 دسمبر 2016ء کو مکرم ملک ظہور احمد صاحب، مسس ساگا ویسٹ 89 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے 28 دسمبر 2016ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 29 دسمبر کو برامپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مشنری برامپٹن نے دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ، تین بیٹے مکرم مظفر احمد ملک صاحب مسس ساگا، مکرم منور احمد ملک صاحب، مکرم ڈاکٹر محمد رفیع ملک صاحب امریکہ اور دو بیٹیاں محترمہ تسنیم احمد ملک صاحبہ اور محترمہ رفعت سبحانی صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ سیدہ فیروز جہاں بیگم صاحبہ

27 دسمبر 2016ء کو محترمہ سیدہ فیروز جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد صدیق صاحب مرحوم سابق اسٹیشن ماسٹر داتا باغ لاہو، ملٹن 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے 28 دسمبر 2016ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 29 دسمبر کو برامپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم عبدالماجد قریشی صاحب نے دعا کروائی۔

مرحومہ نیک صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، ہمدرد و خیر خواہ، صلہ رحمی کرنے والی دعا گو خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم رشید احمد جاوید صاحب ملٹن، مکرم مسعود ملک صاحب لاہور اور دو بیٹیاں محترمہ شوکت جہاں صاحبہ کیلگری اور محترمہ نصرت کلیم صاحبہ آسٹریلیا یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کے کینیڈا میں اور بھی اعزہ واقارب مقیم ہیں۔

☆ مکرم محمود شوکت منہاس صاحب

27 دسمبر 2016ء کو مکرم محمود شوکت منہاس صاحب، مسس ساگا ویسٹ 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب، مقامی امیر مسس ساگا نے 30 دسمبر 2016ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور برامپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مشنری برامپٹن نے دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ سلیمہ شوکت صاحبہ، چار بیٹے مکرم عبدالرزاق منہاس صاحب مسس ساگا، مکرم مکرم کامران منہاس ملک صاحب ملٹن، مکرم عبدالرحمٰن منہاس صاحب امریکہ اور مکرم عبدالشکور منہاس صاحب دبئی اور دو بیٹیاں محترمہ عفت منہاس صاحبہ اہلیہ محترم مکرم منہاس صاحب برامپٹن اور محترمہ صدف احمد منہاس صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 16 دسمبر 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم عبدالقادر خرم رانا صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم کیپٹن (ر) سجاد حسین صاحب

6 نومبر 2016ء کو مکرم کیپٹن (ر) سجاد حسین صاحب کراچی میں 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ، مکرم کریم عزیز صاحب رچمنڈ ہل کے کزن تھے۔

☆ مکرم خواجہ عبدالرشید صاحب

22 نومبر 2016ء کو مکرم خواجہ عبدالرشید صاحب لندن یوکے میں 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم مکرم خواجہ قمر زمان صاحب، مکرم خواجہ عبدالمنان صاحب وان، مکرم عابد مقصود صاحب پیس ویلیج، مکرم ڈاکٹر خواجہ عطاء الرحمٰن کیلگری کے چچا اور مکرم شیخ لقمان احمد صاحب بریڈفورڈ اور مکرم خواجہ انعام اللہ صاحب رضا کار بیت الاسلام مشن ہاؤس کے ماموں تھے۔

☆ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ

24 نومبر 2016ء کو محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ کراچی میں 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ آپ مکرم محمد ظفر اللہ مجوکہ صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم شیخ عبدالقدیر صاحب

26 نومبر 2016ء کو مکرم شیخ عبدالقدیر صاحب درویش قادیان 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ محترمہ امۃ الحی شاہ صاحبہ پیس ویلیج کے والد تھے۔

☆ محترمہ امینہ بیگم تاج صاحبہ

4 دسمبر 2016ء کو محترمہ امینہ بیگم تاج صاحبہ کیلگری میں 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم مظفر احمد تاج صاحب، مکرم تنویر احمد صاحب کیلگری کی والدہ اور مکرم اقبال احمد ناصر صاحب وڈبرج کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم چوہدری بشیر الدین صاحب

8 دسمبر 2016ء کو مکرم چوہدری بشیر الدین صاحب کراچی میں 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ، محترمہ راشدہ تابندہ شاہین صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا ناصر محمود بٹ صاحب مشنری ایڈمنٹن ریجن کے بھائی تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ ڈرگ روڈ جماعت کے صدر اور ضلع کراچی میں سیکرٹری جائیداد تھے۔ آپ خلافت سے انتہائی محبت کرنے والے اور ضرورتمندوں کا خیال رکھنے والے تھے۔ ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم طٰہٰ مصطفیٰ سمیع صاحب

9 دسمبر 2016ء کو مکرم طٰہٰ مصطفیٰ سمیع صاحب سیسکاٹون میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم مدثر مرتضیٰ شاہ صاحب لائیڈ منسٹر کے والد تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 30 دسمبر 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ بشریٰ منعم صاحبہ

14 اکتوبر 2016ء کو محترمہ بشریٰ منعم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنعم کرک صاحب ٹیکساس امریکہ میں 66 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم عبدالمتین خاں صاحب رضا کار بیت الاسلام مشن ہاؤس کی ماموں زاد ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم چوہدری رحمت اللہ ناصر صاحب

14 نومبر 2016ء کو مکرم چوہدری رحمت اللہ ناصر کاہلوں صاحب ضلع سیالکوٹ 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ مکرم عبدالسلام کاہلوں صاحب نارتھ یارک کے والد تھے۔

☆ مکرم عدنان محمد کردیہ صاحب

مکرم عدنان محمد کردیہ صاحب آف حلب کو شام میں اغوا کرلیا گیا تھا۔ پھر معلوم ہوا کہ انہیں شہید کردیا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کی عمر 42 سال تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 نومبر 2016ء کو ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ شہید محترمہ تمادر صاحبہ مارکھم کے شوہر تھے۔ اور مکرم یاسین شریف صاحب رچمنڈ ہل کے خسر تھے۔

☆ محترمہ شہناز طاہر صاحبہ

23 نومبر 2016ء کو محترمہ شہناز طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر رؤف خاں صاحب بفلو نیویارک میں 52 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم چوہدری ضیاء الدین بدر صاحب، اوک ول کی خالہ تھیں۔

(باقی صفحہ 26)